۲۔ کسی مفرد آواز کی لکھی ہوئی شکل یا نشان کہلاتا ہے:
(a) حرف (b) لفظ (c) کلمہ (d) اسم

۳۔ حروفِ تہجی کی تعداد ہے:
(a) انچاس (b) اکاون (c) باون (d) ترپن

۴۔ دو یا دو سے زیادہ حروفِ تہجی سے مل کر بننے والی آواز کہلاتی ہے:
(a) کلمہ (b) حرف (c) لفظ (d) مہمل

۵۔ لفظ کس کا مجموعہ ہوتا ہے؟
(a) اسما کا (b) حروف کا (c) افعال کا (d) ضمائر کا

۶۔ لفظ کی کتنی اقسام ہیں؟
(a) دو (b) چار (c) چھے (d) آٹھ

۷۔ بامعنی لفظ کو کہتے ہیں:
(a) کلمہ (b) مہمل (c) فقرہ (d) جملہ

۸۔ بے معنی لفظ کو کہتے ہیں:
(a) کلمہ (b) مہمل (c) جملہ (d) حرف

۹۔ وہ الفاظ جو اسم کی جگہ استعمال ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) اسم موصول (b) ظرف (c) اسم ضمیر (d) اسم آلہ

۱۰۔ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی کتنی اقسام ہیں؟
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

۱۱۔ کلمہ اور مہمل کے استعمال والا جملہ ہے:
(a) گھر جاؤ۔ (b) میری بات سنو۔ (c) سو جاؤ۔ (d) روٹی ووٹی کھالو۔

۱۲۔ "ماں نے کھانا پکایا۔" اس جملے میں "فعل" ہے:
(a) ماں (b) نے (c) کھانا (d) پکایا

۱۳۔ "بڑوں کا احترام کرو۔" اس جملے میں "کا" ہے:
(a) اسم (b) فعل (c) حرف (d) لفظ

۱۴۔ "ہمارے ملک کا نام پاکستان ہے۔" اس جملے میں "پاکستان" ہے:
(a) اسم معرفہ (b) اسم نکرہ (c) اسم اشارہ (d) اسم ضمیر

۱۵۔ اسم جامد کے استعمال والا جملہ ہے:
(a) پڑھنا لکھنا اچھی بات ہے۔ (b) کتاب میز پر رکھ دو۔
(c) بچوں کو بھاگنا چاہیے۔ (d) کھلاڑی نے عمدہ کھیل کھیلا۔

فاعل، فعل اور مفعول

فاعل: وہ اسم جو کسی کام کے کرنے والے کو ظاہر کرے یا کسی کام کے کرنے والے کے بجائے لایا جائے، اسے فاعل کہتے ہیں۔ جیسے: سائل، حاکم، نوکر، شاعر، منصف، وکیل اور مکتب وغیرہ فاعل ہیں۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا زمانے کے لحاظ سے معلوم ہو۔ مثلاً: نعیم آیا، نوید نے لکھا۔

مفعول: وہ اسم ہے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو۔ جیسے: عالیہ نے پھول توڑا، امی نے کھانا بنایا۔ ان جملوں میں پھول اور کھانا مفعول ہیں کیوں کہ پھول اور کھانا پر کام ہوا ہے۔

جملوں میں سے فاعل، فعل اور مفعول الگ کرنا:

☆ امی نے کھانا بنایا۔ ☆ فاخرہ نے سائیکل چلائی۔
☆ لو دکان کھول رہے ہیں۔ ☆ شبانہ کپڑے دھو رہی ہے۔
☆ کامران بچوں کو پڑھائے گا۔

فاعل	فعل	مفعول
امی	بنایا	کھانا
فاخرہ	چلائی	سائیکل
لو	کھولنا	دکان
شبانہ	دھونا	کپڑے
کامران	پڑھانا	بچے

اسمِ علم

اسم علم سے مراد وہ خاص نام ہے جو کسی شخص کی پہچان بن جائے۔ جیسے:
حکیم الامت ——— علامہ محمد اقبالؒ کے لیے بولا جانے والا خاص نام۔

اسمِ علم کی اقسام: اسم علم کی پانچ اقسام ہیں۔
(۱) خطاب (۲) لقب (۳) تخلص (۴) کنیت (۵) عرف

(۱) خطاب: وہ خاص نام جو کسی خوبی، صلاحیت یا اہلیت کی بنا پر حکومت کی طرف سے دیا جائے۔ جیسے: رستم زماں۔ شمس العلما۔ خان بہادر۔

آج کل خطاب کی بجائے اعزاز کا لفظ بولا جاتا ہے جو کسی بڑے کارنامے یا قومی خدمت کے عوض حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جیسے: میجر عزیز بھٹی شہید کو نشانِ حیدر دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی اعزازات ہیں جو لوگوں کو خدمات کے صلے میں دیے جاتے ہیں جیسے ستارۂ خدمت، تمغۂ امتیاز، ہلالِ پاکستان، ستارۂ امتیاز وغیرہ۔

ایسے نام اعزاز کے طور پر کسی شخص کو اس کی خدمات کے اعتراف میں حکومت کی طرف سے دیے جاتے ہیں۔

(۲) لقب: وہ خاص نام جو کسی خوبی کی بنا پر قوم کی طرف سے دیا جائے۔ جیسے: غنی حضرت عثمانؓ، صدیق حضرت ابو بکرؓ، فاروق حضرت عمرؓ اور حیدرِ کرار حضرت علیؓ کا لقب ہے۔

(۳) تخلص: وہ مختصر نام جو شاعر حضرات اپنے اشعار میں اصلی نام کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: مولانا الطاف حسین حالیؔ، فیض احمد فیضؔ، خواجہ میر دردؔ وغیرہ۔

(۴) کنیت: وہ نام جو ماں باپ یا اولاد کے تعلق کی بنا پر پکارا جائے۔ جیسے:
ابن مریم۔ ابن خطاب

(۵) عُرف: وہ نام جو اصلی نام کی جگہ محبت، نفرت یا شرارت سے پکارا جائے۔ جیسے: معراج دین عرف ماجا، شیر محمد عرف شیرو، جاوید عرف جیدا، رشید عرف شیدا۔

اسمِ نکرہ کی اقسام

اسمِ صفت: وہ اسم جو کسی کی اچھائی، برائی، اچھی یا بُری حالت اور کیفیت وغیرہ کو ظاہر کرے، اسے اسم صفت کہتے ہیں۔ مثلاً: خوب صورت پھول، کم زور بچہ، اونچا درخت، نیلا آسمان، میٹھا سیب، کڑوا بادام۔ ان مثالوں میں خوب صورت، کم زور، اونچا، نیلا، میٹھا اور کڑوا اسم صفت ہیں۔

اسمِ ذات: وہ اسم جو اپنی علیحدہ خصوصیت کی وجہ سے دوسری چیزوں سے الگ سمجھا جائے، اسم ذات کہلاتا ہے۔ جیسے: چھری، لکڑی، گائے، گھوڑا، بکری، بھیڑ، چاقو، پنسل، کتاب وغیرہ۔ ان مثالوں میں ہر چیز اپنی الگ الگ خصوصیت یعنی الگ ذات، وجود رکھتی ہے۔ لہٰذا انھیں اسم ذات کہیں گے۔

اسمِ عدد: وہ اسم جو کسی چیز یا شخص کی تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، اسم عدد کہلاتا ہے۔ جیسے: ایک قلم، پانچ آدمی، چھے کبوتر، چار کرسیاں وغیرہ۔
ان مثالوں میں "ایک، پانچ، چھے، چار" اسم عدد ہیں۔

اسمِ اشارہ اور اس کی اقسام

جو اسم نزدیک یا دور کے کسی شخص، چیز یا جگہ کی جانب اشارہ کرے، اسے اسم اشارہ کہتے ہیں اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ جیسے: یہ زمین، وہ آسمان، یہاں "یہ" "وہ" اسم اشارہ اور زمین، آسمان مشارٌ الیہ ہیں۔

اسم اشارہ کی دو اقسام ہیں۔ نزدیک کی طرف اشارہ کرنے والے لفظ کو اسم اشارہ قریب اور دور کی طرف اشارہ کرنے والے لفظ کو اسم اشارہ بعید کہتے ہیں۔ "یہ، اِس، اِن" اسم اشارہ قریب" اور "وہ، اُس، اُن" اسم اشارہ بعید ہیں۔

اسمِ ذات کی اقسام

اسمِ مصغّر: مصغّر سے مراد کسی چیز کی چھوٹائی بیان کرنا ہے۔ چناں چہ اسم مصغّر وہ اسم ہے جو کسی چیز کی چھوٹائی کو بیان کرے۔ جیسے: ڈبا سے ڈبیا، دیگ سے دیگچی، صندوق سے صندوقچی، باغ سے باغیچہ، پلنگ سے پلنگڑی اور پگڑ سے پگڑی وغیرہ۔ اسم مصغّر کو اسم تصغیر بھی کہتے ہیں۔

اسمِ صوت: وہ اسم جو کسی آواز کو ظاہر کرے، اسے اسم صوت کہتے ہیں۔
جیسے: چوں چوں، کوکو وغیرہ۔
چند مشہور اسمائے صوت: "کٹ کٹ" مرغی کی آواز، "کائیں کائیں" کوّے کی آواز، "ٹپ ٹپ" بوندوں کے گرنے کی آواز، "چھک چھک" انجن کے چلنے کی آواز۔

اسمِ مکبّر: وہ اسم جس میں بڑائی کے معنی پائے جاتے ہوں، اسے اسم مکبّر کہتے ہیں۔ جیسے: گٹھڑی سے گٹھڑ، پگڑی سے پگڑ، گھڑی سے گھڑیال، راجا سے مہاراجا، رانی سے مہارانی اور باز سے شہباز وغیرہ۔

اسمِ آلہ: وہ اسم جو کسی ہتھیار، اوزار یا کسی ایسی چیز کے لیے استعمال کیا جائے جس سے کوئی کام لیا جاتا ہو، اسے اسم آلہ کہتے ہیں۔ مثلاً: خنجر، تلوار، چاقو، ہتھوڑا اور درانتی وغیرہ۔

محکمۂ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس ,Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✔) سے کریں۔

۱۔ وہ اسم جو کسی کام کرنے والے کو ظاہر کرے، کہلاتا ہے:
(a) فاعل (b) فعل (c) مفعول (d) اشارہ

۲۔ وہ اسم جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو، اسے کہتے ہیں:
(a) فاعل (b) فعل (c) مفعول (d) اشارہ

۳۔ وہ اسم جو کسی کی اچھائی، برائی، اچھی یا بُری حالت، کیفیت وغیرہ کو ظاہر کرے، اسے کہتے ہیں:
(a) اسم صفت (b) موصوف (c) اسم اشارہ (d) اسم ظرف

۴۔ جس اسم کی صفت بیان کی جائے، اسے کہتے ہیں:
(a) لفظ (b) اشارہ (c) موصوف (d) فاعل

۵۔ اسم اشارہ کی کتنی اقسام ہیں؟
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

۶۔ کسی چیز کی چھوٹائی بیان کرتا ہے:
(a) اسم مکبّر (b) اسم مصغّر (c) اسم ظرف (d) اسم اشارہ

۷۔ وہ اسم جو کسی اوزار یا ہتھیار کا نام ہو، کہلاتا ہے:
(a) اسم آلہ (b) اسم ظرف (c) اسم مکبّر (d) اسم اشارہ

۸۔ "جاگنا" فعل سے بننے والا فاعل ہے:
(a) جاگا ہوا (b) جاگنے والا (c) جگایا گیا (d) جگانا

۹۔ "لکھنا" سے بننے والا مفعول ہے:
(a) لکھا ہوا (b) لکھے گا (c) لکھنے والا (d) لکھوایا

۱۰۔ اسم علم کے استعمال والا جملہ ہے:
(a) قائد اعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کے بانی ہیں۔
(b) جہاز نے رن وے سے آہستہ آہستہ اڑان لی۔
(c) گاہک نے دکان دار سے ضرورت کی اشیا خریدیں۔
(d) مزدور نے دن بھر محنت کر کے اجرت حاصل کی۔

۱۱۔ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔" اس جملے میں "کلیم اللہ" ہے:
(a) خطاب (b) لقب (c) تخلص (d) عُرف

۱۲۔ "یہ گائے تمھاری ہے۔" اس جملے میں لفظ "یہ" ہے:
(a) اسم صفت (b) اسم اشارہ (c) اسم ضمیر (d) اسم موصول

۱۳۔ "آج چھم چھم مینہ برسا۔" اس جملے میں اسم صوت ہے:
(a) آج (b) چھم چھم (c) مینہ (d) برسا

۱۴۔ "یہ ایک کتابچہ ہے۔" اس جملے میں اسم مصغّر ہے:
(a) یہ (b) ایک (c) کتابچہ (d) ہے۔

۱۵۔ "گھوڑا بہت قیمتی ہے۔" اس جملے میں لفظ "گھوڑا" اسم نکرہ کے اعتبار سے ہے:
(a) اسم ذات (b) اسم صفت (c) اسم عدد (d) اسم استفہام

۱۶۔ "پچاس روپے کی چینی دیں" اس جملے میں لفظ "پچاس" اسم نکرہ کے اعتبار سے کون سا اسم ہے؟
(a) اسم صفت (b) اسم جنس (c) اسم عدد (d) اسم ذات

سادہ اور مرکب جملے

سادہ جملہ: وہ جملہ جس میں ایک بات / خبر بیان کی جائے، اسے سادہ یا مفرد جملہ کہتے ہیں۔

مرکب جملہ: جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر ایک جملے میں کسی مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو وہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ دو سادہ جملوں کے درمیان اور، یا تو، مگر، جو، پھر، پر، لیکن، کیوں کہ، چاہے وغیرہ جیسے حروف لگانے سے مرکب جملہ بنتا ہے۔

مثالیں: **سادہ جملہ:** میں تمھیں کام یاب دیکھنا چاہتا ہوں۔
مرکب جملہ: میں چاہتا ہوں کہ تم کام یاب ہو جاؤ۔
سادہ جملہ: وہ یہاں آ کر چلا گیا۔ **مرکب جملہ:** وہ یہاں آیا اور چلا گیا۔

مرکب جملوں کو سادہ جملوں میں تبدیل کرنا:

مرکب جملے	سادہ جملے
میں یہی کہوں گا کہ محنت کرو۔	میں کہتا ہوں محنت کرو۔
تم آتے بھی ہو اور جاتے بھی ہو۔	تم آتے جاتے بھی ہو۔
تم جو آؤ تو بہار آ جائے۔	تم آئے بہار آ گئی۔
وہ وعدے تو بہت کرتا ہے مگر یاد نہیں رکھتا۔	وہ وعدے یاد نہیں رکھتا۔

اگر چہ وہ امیر ہے لیکن بد گمان ہے۔	وہ امیر گماں ہے۔
اس کی کیا مجال جو یہاں آ کر لڑائی کرے۔	یہاں آنے کی اس کی مجال نہیں۔
وہ کبھی کسی کے بہکاوے میں نہیں آتا۔	اس کے کہنے پر مجھے یقین نہیں آتا۔

متلازم یا گروہی الفاظ

ایسے الفاظ جن کو زبان پر لاتے ہی ان سے متعلقہ اور بہت سے الفاظ ذہن میں آ جائیں، متلازم یا گروہی الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً باغ سے متعلق درخت، پودے، کانٹے، شاخیں، پھول، پھل، پتے، گھاس، پرندے وغیرہ۔

الفاظ کے متلازم الفاظ:

گھر: دروازے، کھڑکیاں، برتن، ماں، باپ، بہن بھائی، چھت۔
سکول: میز، کرسیاں، تختہ تحریر، استاد، طالب علم، کمرے۔
بستہ: کتابیں، کاپیاں، پنسل، قلم، ربڑ۔
مسجد: نمازی، صفیں، قرآن مجید، گنبد، مینار، اذان، مؤذن، امام صاحب۔
ہسپتال: ڈاکٹر، نرس، مریض، بستر، دوائیاں، انجکشن۔
بادل: ہوا، بارش، گرج چمک، اولے، آسمان۔
پہاڑ: پتھر، چوٹی، برف، غار۔
بازار: دکانیں، گاہک، دکاندار، برتن، کپڑے، جوتے۔
شادی: دلہا، دلہن، براتی، مہندی، زیور، لباس، شادی ہال، بینڈ باجا۔
جنگ: فوجی، ٹینک، مشین گن، توپیں، جنگی طیارے، بم۔

متشابہ الفاظ

ایسے الفاظ جن کی ظاہری شکل و صورت میں کوئی مشابہت ہو مگر اعراب، املا اور معانی مختلف ہوں، متشابہ الفاظ کہلاتے ہیں۔
متشابہ الفاظ کی درج ذیل دو صورتیں ہیں:

☆ ایسے الفاظ جن کا املا ایک سا ہو مگر اعراب میں فرق ہو۔ جیسے گُل، گِل۔ کُل، کَل۔ بَل، بِل۔

☆ ایسے الفاظ جن کی آواز ایک سی ہو مگر ان کے املا میں فرق ہو۔ جیسے باقی، باغی۔ تاک، طاق۔ روزہ، روضہ۔ عام، آم۔ ہال، حال۔

تجنیس

ایسے الفاظ جن کا املا اور اعراب ایک جیسے ہوں مگر وہ معانی کے حوالے سے مختلف ہوں، الفاظ میں پایا جانے والا یہ رشتہ تجنیس کہلاتا ہے۔ تجنیس اور متشابہ الفاظ میں یہ فرق ہے کہ تجنیس میں الفاظ اعراب اور املا میں مکمل طور پر ایک جیسے ہوتے ہیں۔ جب کہ متشابہ الفاظ میں اعراب اور املا کا فرق پایا جاتا ہے۔ جیسے:

تجنیسی الفاظ	معانی	تجنیسی الفاظ	معانی
کان	جسمانی عضو	کان	سرنگ
چاہ	چاہت	چاہ	کنواں
بال	سر کے بال	بال	تریڑ

تجنیسی الفاظ کا جملوں میں استعمال:

تجنیسی الفاظ	جملے	تجنیسی الفاظ	جملے
قلم	مجھے اپنا قلم دکھاؤ۔	قلم	اس گستاخ کا سر قلم کر دو۔
دیا	تم نے مجھے کچھ نہیں دیا۔	دیا	دیا جلاؤ تاکہ روشنی ہو جائے۔
مانگ	قرض مانگ کر شرمندہ نہ کرو۔	مانگ	علی رضا سیدھی مانگ نکالتا ہے۔
کان	یہ نمک کی کان ہے۔	کان	میرے کان میں درد ہے۔
بال	تمھارے بال بچے کیسے ہیں؟	بال	میرے بال جھڑ رہے ہیں۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

1۔ وہ جملہ جس میں ایک بات / خبر بیان کی جائے اسے کہتے ہیں:
(a) ✓ سادہ جملہ (b) مرکب جملہ (c) استفہامی جملہ (d) خبریہ جملہ

2۔ جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر ایک جملے میں کسی خیال کو ظاہر کریں تو وہ کہلاتا ہے:
(a) سادہ جملہ (b) ✓ مرکب جملہ (c) تجنیس (d) متشابہ

3۔ ایسے الفاظ جن کو زبان پر لاتے ہی ان سے متعلق اور بہت سے الفاظ ذہن میں آ جائیں، کہلاتے ہیں:
(a) متشابہ الفاظ (b) ✓ متلازم الفاظ (c) تجنیس (d) مترادف الفاظ

4۔ ایسے الفاظ جن کی ظاہری شکل و صورت میں مشابہت ہو مگر اعراب، املا اور معانی مختلف ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) متلازم الفاظ (b) ✓ متشابہ الفاظ (c) مترادف الفاظ (d) متضاد الفاظ

5۔ ایسے الفاظ جن کا املا اور اعراب ایک جیسے ہوں مگر وہ معانی کے لحاظ سے مختلف ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) متلازم الفاظ (b) متشابہ الفاظ (c) ✓ تجنیسی الفاظ (d) متماثل الفاظ

6۔ درج ذیل میں سے درست سادہ جملہ ہے:
(a) ✓ گھڑ سوار نے گھوڑا دوڑایا۔ (b) گھڑ سوار نے گھوڑا دوڑایا اور چلا گیا۔
(c) گھڑ سوار نے گھوڑا دوڑایا مگر وہ رک گیا۔ (d) گھڑ سوار نے گھوڑا دوڑایا اور دل بہلا لیا۔

7۔ درج ذیل میں سے سادہ جملہ ہے:
(a) اس نے روز کمائی مگر کام یاب ہوا۔ (b) اس نے روز کمائی تو کامیاب ہوا۔
(c) اس نے روز کمائی اور آگے نکل گیا۔ (d) ✓ وہ محنت کر کے کامیاب ہو گیا۔

8۔ دیے گئے جملوں میں سادہ جملہ ہے:
(a) اس نے پانی پیا اور چلا گیا۔ (b) ✓ بچہ کھیلتے کھیلتے سو گیا۔
(c) اس نے سبق یاد کیا اور کھیلنے چلا گیا۔ (d) وہ دوڑا اور گر گیا۔

9۔ درج ذیل میں مرکب جملہ ہے:
(a) وہ یہاں نہیں آیا۔ (b) ✓ وہ یہاں آیا اور چلا گیا۔
(c) وہ یہاں آ کر چلا گیا۔ (d) وہ کل یہاں سے گیا۔

10۔ مرکب جملہ ہے:
(a) جمیل نے بازار میں ہوٹل سے چائے پی۔
(b) میں نے گھر میں چائے بنا کر پی۔
(c) کیا تم مہمانوں کے لیے چائے بنا رہے ہو؟
(d) ✓ سعدیہ نے چائے بنائی اور مہمانوں کو پلائی۔

11۔ درج ذیل میں مرکب جملہ ہے:
(a) ✓ میں بھی کہوں گا کہ تم چپ رہو۔ (b) اس نے کسی کی بات نہیں سنی۔
(c) آپ اتنا کیوں بول رہے ہو؟ (d) اس نے میری بات نہ سنی۔

12۔ "مسجد" سے متعلق درست متلازم الفاظ کی فہرست ہے:
(a) پھول، کانٹے، گھاس، پودے (b) کتاب، قلم، کاپی، دوات
(c) برآمدے، کمرے، دفتر، فرنیچر (d) ✓ صفیں، نمازی، گنبد، مینار

13۔ "گھر" کے متلازم الفاظ کی درست فہرست ہے:
(a) طالب علم، کمرا جماعت، استاد (b) ✓ باورچی خانہ، غسل خانہ، سونے کا کمرا
(c) سکول، دفتر، چوکی دار (d) سڑک، ٹریفک، رش

14۔ "شہر" کے متلازم الفاظ کی درست فہرست ہے:
(a) کارخانے، گلیاں، ہوٹل، سبزہ (b) ہسپتال، بیوی، درزی، مریض، کسان
(c) ✓ ہسپتال، سڑکیں، کالج، کارخانے (d) مرغ، بیل، بکری، جانور

15۔ متشابہ الفاظ کے درست استعمال والا جملہ ہے:
(a) دنیا کی ابتدا اور انتہا راز ہے۔ (b) چڑیا یہاں سیر کر رہی تھی۔
(c) ✓ عرب کا شہنشاہ سب سے آگے نکلا۔ (d) بچے نے روضے کے نوافل ادا کرائے۔

حروف کی اقسام

حروف کی درج ذیل اقسام ہیں:
حروف جار، حروف عطف، حروف اضافت، حروف علت، حروف تاکید، حروف شرط، حروف تاسف، حروف فجائیہ، حروف بیان، حروف تشبیہ، حروف استفہام۔

حروف جار: وہ حروف جو اسم کو فعل کے ساتھ مطابقت پیدا کریں، حروف جار کہلاتے ہیں۔ جیسے: پر، کو، سے، اوپر، تک، لیے، آگے، واسطے، بعد، پیچھے، پاس، نیچے وغیرہ۔

مثالیں:
(ا) کرسی پر بچہ بیٹھا تھا۔ (ب) کتابیں میں نے بعد میں خریدیں۔
(ج) خدا کے واسطے میری مدد کرو۔
درج بالا جملوں میں پر، بعد اور واسطے حروف جار ہیں۔

حروف عطف: وہ حروف جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں ملا دیں، حروف عطف کہلاتے ہیں۔ مثلاً "و، اور، پھر، بھی"۔

مثالیں:
(ا) ہم غریب سب برابر ہیں۔ (ب) راشد اور کاشف بھائی ہیں۔
(ج) پہلے سبق یاد کرو پھر کھانا۔ (د) ماں کے ساتھ بیٹا بھی گیا۔

حروف اضافت: وہ حروف جو دو کلمات میں تعلق پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوں۔ جیسا کا، کے، کی وغیرہ۔
مثلاً (ا) یہ احمد کی کتاب ہے۔ (ب) یہ پاکستان کا جھنڈا ہے۔ (ج) آپ کا گھر ہے۔

حروف علت: ایسے حروف جو کسی بات کا سبب، وجہ یا باعث بیان کرنے کے لیے استعمال ہوں، حروف علت کہلاتے ہیں۔ جیسے: چوں کہ، کیوں، کیوں کہ، اس لیے، اس واسطے، اس باعث، لہٰذا، چناں چہ وغیرہ۔

مثالیں:
(ا) محنت کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔ (ب) چوں کہ وہ غریب ہے اس لیے فیس ادا نہیں کر سکتا۔
(ج) علم پر عمل کرو تاکہ تمھیں فائدہ ہو۔ (د) تم نے دھوکا دیا لہٰذا اب میں بھی یقین نہیں کروں گا۔
ان جملوں میں تاکہ، اس لیے، لہٰذا، چوں کہ حروف علت ہیں۔

حروف تاکید: ایسے حروف جو جملے کے بیان کو اس طرح تاکید (پختہ) کریں کہ شک و شبہ باقی نہ رہے، حروف تاکید کہلاتے ہیں۔ درج ذیل جملوں کو دیکھیں:
(ا) حامد نہیں جائے گا۔ (ب) حامد ہرگز نہیں جائے گا۔
پہلے جملے میں یہ احتمال رہتا ہے کہ حامد شاید کسی کے کہنے پر چلا جائے مگر دوسرے جملے میں لفظ تاکید کی وجہ سے یہ احتمال ختم ہو گیا۔ اردو میں "ہی، تو، ہرگز" حروف تاکید ہیں۔ بعض کلمات حروف تاکید کی طرح استعمال ہوتے ہیں جیسے ضرور، مطلق، بالکل، تمام، یقیناً، قطعاً وغیرہ۔

مثالیں:
(ا) یہ کام میں نے ہی آپ کے لیے کیا تھا۔ (ب) آپ تو وہاں تھے ہی کیا اور بھی وہاں پہنچے۔
(ج) میں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (د) وہ ضرور دوبارہ گھر آئے گا۔
(ہ) میں یقیناً تمھیں وہاں ملوں گا۔
ان جملوں میں "ہی، تو، ہرگز، ضرور، یقیناً" حروف تاکید ہیں۔

حروف شرط: وہ حروف جو کسی شرط کے موقع پر بولے جائیں۔ جیسے: جب، جہاں، کہ، جو کہ، ورنہ، گر، اگر، اگرچہ، جیسے، ہر چند، جوں جوں، جب تک، جس وقت وغیرہ۔

مثالیں:
(ا) تیز قدموں سے چلو ورنہ تصادم ہو جائے گا۔
(ب) اگر تمھیں دوست ملے تو کبھی نہ چھوڑو۔
(ج) جوں جوں وقت گزر رہا ہے میری امید ختم ہو رہی ہے۔
(د) جب تک میں نہ آؤں تم نہ جانا۔
درج بالا جملوں میں "ورنہ، اگر، جوں جوں، جب تک" حروف شرط ہیں۔

حروف تاسف: وہ حروف جو افسوس کے لیے استعمال ہوں، حروف تاسف کہلاتے ہیں۔ جیسے ہائے، افسوس، آہ، وائے افسوس۔

مثالیں:
(ا) ہائے! اتنا آسان کام بھی خراب ہو گیا۔ (ب) افسوس! آج بھائی بھائی کے دشمن بن گئے۔
(ج) آہ! وہ ختم ہو گئے۔ (د) اف! اتنا مہنگا برتن ٹوٹ گیا۔

حروف فجائیہ: وہ خاص الفاظ جو جوش و جذبات کی شدت میں بے ساختہ زبان سے ادا ہوتے ہیں، انھیں حروف فجائیہ کہا جاتا ہے۔ مختلف جذبات و تاثرات کے لیے الگ الگ الفاظ ادا کیے جاتے ہیں۔

مثالیں:
(ا) پکارنے یا بلانے کے لیے: اے، ارے، اجی، او، ابے۔
(ب) خوشی کے اظہار کے لیے: آہا، واہ واہ، سبحان اللہ۔
(ج) حیرت کے لیے: اللہ، ماشاءاللہ۔
(د) نفرت کے لیے: چھی، تھو، استغفراللہ، معاذاللہ، لاحول ولاقوۃ۔
(ہ) تحسین یا آفرین کے لیے: شاباش، واہ واہ، سبحان اللہ، ماشاءاللہ، کیا بات ہے، چشم بددور۔

حروف بیان: کسی بات کو بیان کرنے یا وضاحت کے لیے جس حرف کا استعمال کیا جاتا ہے وہ حرف بیان کہلاتا ہے۔ اردو میں صرف "کہ" حرف بیان ہے۔

مثالیں:
(ا) اسلم نے کہا کہ وہ دعوت کرے گا۔ (ب) مجھے علم نہیں کہ وہ آئے گا یا نہیں۔
(ج) اس نے مجھے بتایا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے۔ (د) تم آؤ کہ کوئی بات ہو۔
(ہ) میں یہ کہہ کر بعد میں پچھتاتا ہوں۔

حروف تشبیہ: وہ حروف جو مشابہت دینے کے لیے استعمال ہوں۔ جیسے: سا، جیسا، سی، جیسی، سے، جیسے، مانند، مثل، صورت، طرح، گویا وغیرہ۔

مثالیں:
(ا) اس کی ناک طوطے جیسی ہے۔ (ب) ریشم کی طرح ملائم۔
(ج) ایسا بہادر جیسے ٹیپو سلطان۔ (د) ایسا موٹا جیسے گینڈا۔
درج بالا مثالوں میں ایسا، جیسے، کی طرح حروف تشبیہ ہیں۔

حروف استفہام: وہ الفاظ جو کسی سے کوئی بات پوچھنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، انھیں حروف استفہام کہا جاتا ہے۔ جیسے کیا، کون، کیوں، کب، کہاں، کس طرح، کیسے، کدھر وغیرہ۔

مثالیں:
(ا) یہ کون ہے؟ (ب) وہ کیا کرتا ہے؟
(ج) تم کیوں آئے ہو؟ (د) وہ کب واپس جائے گا؟
(ہ) اس بات کو کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے؟
درج بالا جملوں میں کون، کیا، کیوں، کب اور کس طرح حروف استفہام ہیں۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ اسم کی فعل کے ساتھ مطابقت پیدا کرتا ہے:
(a) حرف جار (b) حرف عطف (c) حرف تاکید (d) حرف استفہامیہ

۲۔ وہ حروف جو دو اسموں کو آپس میں ملا دیں کہلاتے ہیں:
(a) حروف جار **(b)** حروف عطف (c) حروف اضافت (d) حروف تاکید

۳۔ حروف اضافت کی فہرست ہے:
(a) و، اور (b) میں، پر، کو **(c)** کا، کے، کی (d) جوں، جیسا، ایسا، ویسا

۴۔ وہ حروف جو کسی بات کی وجہ یا سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) حروف فجائیہ **(b)** حروف علت (c) حروف تشبیہ (d) حروف استفہامیہ

۵۔ حروف تاکید ہیں:
(a) ہی، ہرگز، تو (b) واہ واہ، افسوس، آہ (c) کیا، کیوں، کیسے (d) نے، سے، پر

۶۔ وہ خاص الفاظ جو جوش و جذبات میں بے ساختہ زبان سے ادا ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) حروف جار **(b)** حروف فجائیہ (c) حروف استفہام (d) حروف علت

۷۔ استغفراللہ، تھو، چھی چھی، کس مقصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟
(a) خوشی (b) فخر **(c)** نفرت (d) حیرت

۸۔ حرف بیان کے لیے اُردو میں کون سا لفظ استعمال کیا جاتا ہے؟
(a) کہ (b) کب (c) کیسے (d) کیوں

۹۔ وہ حروف جو مشابہت دینے کے لیے استعمال ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) حروف بیان **(b)** حروف تشبیہ (c) حروف استفہامیہ (d) حروف فجائیہ

۱۰۔ وہ الفاظ جو کوئی بات پوچھنے کے لیے استعمال ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) حروف شرط **(b)** حروف استفہامیہ (c) حروف فجائیہ (d) حروف تشبیہ

۱۱۔ حروف تاسف کے استعمال والا جملہ ہے:
(a) افسوس! تم نے بھی ساتھ نہ دیا۔ (b) مرحبا! بڑا نیک کام کیا ہے۔
(c) آہا! ہم جیت گئے۔ (d) اجی! دروازہ تو کھولو۔

۱۲۔ حروف استفہامیہ والا جملہ ہے:
(a) اف! وہ اخبار نہیں پڑھتا۔ (b) آہا! وہ اخبار نہیں پڑھتا۔
(c) کیا وہ اخبار نہیں پڑھتا؟ (d) افسوس! آپ امتحان میں فیل ہو گئے۔

۱۳۔ استفہامیہ کا درست جملہ ہے:
(a) کاش! وہ آج آ جاتا۔ **(b)** تم کدھر جا رہے ہو؟
(c) آہا! میں نے اوّل انعام جیتا۔ (d) بھئی واہ! تمھارے تو وارے نیارے ہیں۔

۱۴۔ حروف تشبیہ کے استعمال والا جملہ ہے:
(a) ارے میاں! خیر تو ہے۔ (b) کیا ارسلان سکول گیا؟
(c) اشرف بیمار تھا۔ **(d)** زینب شیر کی طرح بہادر ہے۔

۱۵۔ حروف جار والا جملہ ہے:
(a) کتاب میز پر ہے۔ (b) تم کون ہو؟
(c) ثنا ہو بہو اپنی ماں جیسی ہے۔ (d) اے اللہ! میری مدد فرما۔

واحد، جمع

واحد: جو لفظ ایک شخص یا چیز کے لیے بولا جائے، اسے واحد کہتے ہیں۔ جیسے: لڑکا، گھوڑا، مکان، قلم، میز وغیرہ۔

جمع: جو لفظ ایک سے زیادہ اشخاص یا چیزوں کے لیے بولا جائے، اسے جمع کہتے ہیں۔ جیسے: لڑکے، گھوڑے، مکانات، قلمیں، میزیں وغیرہ۔

واحد سے جمع بنانے کے قاعدے

(۱) اگر کسی واحد اسم مذکر کے آخر میں "الف" یا "ہ" ہو تو "الف" یا "ہ" کو "ے" سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: لڑکا سے لڑکے، بچہ سے بچے، مرغا سے مرغے، اندھا سے اندھے، بیارا سے بیارے، پودا سے پودے، بندہ سے بندے وغیرہ۔

(۲) اگر کسی واحد مؤنث اسم کے آخر میں "ی" ہو تو اس کے آگے "اں" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے: لڑکی سے لڑکیاں، مرغی سے مرغیاں، گھڑی سے گھڑیاں، چابی سے چابیاں، جالی سے جالیاں، کاپی سے کاپیاں، تتلی سے تتلیاں وغیرہ۔

(۳) بعض مؤنث واحد اسموں میں "یں" یا "ئیں" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے: گھٹا سے گھٹائیں، گاجر سے گاجریں، زنجیر سے زنجیریں، نگاہ سے نگاہیں، عورت سے عورتیں، بارات سے باراتیں، بات سے باتیں، بلا سے بلائیں، ادا سے ادائیں، وبا سے وبائیں وغیرہ۔

عربی میں واحد سے جمع بنانے کے قاعدے مختلف ہیں۔ نیچے عربی الفاظ کی جمع دی جا رہی ہے

واحد	جمع	واحد	جمع
اسم	اسما	فن	فنون
اثر	اثرات	فرض	فرائض
ادب	آداب	استاد	اساتذہ
ادیب	ادبا	امیر	امرا
حکیم	حکما	بدن	ابدان
حضرت	حضرات	برکت	برکات
حاضر	حاضرین	بیگم	بیگمات
حصہ	حصص	تجربہ	تجربات
شعر	اشعار	تحفہ	تحائف
شاعر	شعرا	تقریر	تقاریر
شہید	شہدا	تدبیر	تدابیر
شخص	اشخاص	تحریر	تحریرات
فائدہ	فوائد	تاریخ	تواریخ
فقیر	فقرا	تاجر	تجار
ثمر	اثمار	شکایت	شکایات
جسم	اجسام	شیخ	شیوخ
جرم	جرائم	صفحہ	صفحات
جنس	اجناس	صفت	صفات
جذبہ	جذبات	صاحب	اصحاب
جزو	اجزا	صدقہ	صدقات
حق	حقوق	ضلع	اضلاع
حادثہ	حوادث	طرف	اطراف
حکم	احکام	طور	اطوار
حال	احوال	طبیب	اطبا
خصلت	خصائل	طالب	طلبہ
خط	خطوط	طائر	طیور
خادم	خدام	ظرف	ظروف
خطرہ	خطرات	عادت	عادات
خواہش	خواہشات	علم	علوم
دوا	ادویہ-ادویات	عدد	اعداد
دفتر	دفاتر	عضو	اعضا
دلیل	دلائل	غلط	اغلاط

واحد	جمع	واحد	جمع
دور	ادوار	غریب	غربا
ذکر	اذکار	غیر	اغیار
ذرہ	ذرات	غرض	اغراض
ذریعہ	ذرائع	فوج	افواج
رسم	رسوم	فکر	افکار
رسالہ	رسائل	فرد	افراد
رسول	رسل	قول	اقوال
رقم	رقوم	قوم	اقوام
زائر	زائرین	قاعدہ	قواعد
سوال	سوالات	قسط	اقساط
سبق	اسباق	قبر	قبور
سبب	اسباب	قطرہ	قطرات
قسم	اقسام	نکتہ	نکات
کافر	کفار	نتیجہ	نتائج
کلمہ	کلمات	ولی	اولیا
کمال	کمالات	ورق	اوراق
لمحہ	لمحات	وسیلہ	وسائل

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ "ٹکڑا" کی جمع ہے:
(a) ٹکڑات **(b)** ٹکڑے (c) ٹکڑیوں (d) ٹکڑیں

۲۔ "مصیبت" کی جمع ہے:
(a) مصائب (b) مصیبتیں (c) مصاحب (d) مصیبتوں

۳۔ "تکلیف" کی جمع ہے:
(a) تکلیفیں (b) تکلیفوں **(c)** تکالیف (d) تکلیفات

۴۔ واحد الفاظ کی درست فہرست ہے:
(a) سکول، سڑک، پابندیاں (b) تصویر، مسلمان، عمارات
(c) خاتون، واقعہ، خبر (d) کارکن، فیصلہ، صلاحیتوں

۵۔ "وطن" کی جمع ہے:
(a) وطین **(b)** اوطان (c) وطون (d) وطنیں

۶۔ "منظر" کی جمع ہے:
(a) مناظر (b) منظروں (c) مناظروں (d) منظرات

۷۔ "علم" کی جمع ہے:
(a) علوم (b) علموں (c) علما (d) علمیں

۸۔ "اندھے" کا واحد ہے:
(a) اندھی **(b)** اندھا (c) اندھاں (d) اندھیا

۹۔ پودے، بندے، لڑکا، مرغے میں سے واحد لفظ ہے:
(a) بندے (b) مرغے **(c)** لڑکا (d) پودے

۱۰۔ واحد لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) زنجیر (b) نگاہیں (c) زنجیریں (d) بلائیں

۱۱۔ درج ذیل میں جمع ہے:
(a) گدھا (b) گھوڑا (c) بکری **(d)** بھیڑیں

۱۲۔ درج ذیل میں واحد ہے:
(a) اجسام **(b)** جسم (c) عزائم (d) جرائد

۱۳۔ "اسما" کا واحد ہے:
(a) اسم (b) اسی (c) اسموں (d) اسمات

۱۴۔ شعر، شہید، فقیر، تجار میں سے جمع لفظ ہے:
(a) شہید (b) فقیر (c) شعر **(d)** تجار

۱۵۔ "جنس" کی جمع ہے:
(a) جنسوں (b) جنسی (c) جنسیات **(d)** اجناس

۱۶۔ واحد لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) تدبیر (b) تدابیر (c) تحریرات (d) صفات

۱۷۔ "بات" کی جمع ہے:
(a) باتی **(b)** باتیں (c) باتیاں (d) باتاں

۱۸۔ جمع الفاظ کی درست فہرست ہے:
(a) احکام، حقوق، دفاتر (b) جذبات، صدقہ، طور
(c) عادت، فکر، اغراض (d) نتیجہ، ورق، کمالات

۱۹۔ جو لفظ ایک چیز کے لیے بولا جاتا ہے، اُسے کہتے ہیں:
(a) مذکر (b) مؤنث **(c)** واحد (d) جمع

۲۰۔ جو لفظ ایک سے زیادہ چیزوں کے لیے بولا جاتا ہے، اسے کہتے ہیں:
(a) جمع (b) واحد (c) متضاد (d) مترادف

مذکر، مؤنث

مذکر: وہ اسم جو کسی نر کے لیے بولا جائے، مذکر کہلاتا ہے۔ مثلاً: مرد، لڑکا، گھوڑا، بندر، مرغا وغیرہ۔

مؤنث: وہ اسم جو کسی مادہ کے لیے بولا جائے، اسے مؤنث کہتے ہیں۔ مثلاً: عورت، لڑکی، گھوڑی، بندریا، مرغی وغیرہ۔

مذکر سے مؤنث بنانے کے قاعدے

(۱) مذکر کے آخر میں "الف" یا "ہ" ہو تو اسے "ی" سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
دادا	دادی	بکرا	بکری
نانا	نانی	گھوڑا	گھوڑی
بچہ	بچی	مرغا	مرغی
ابو	امی	چیونٹا	چیونٹی

(۲) مذکر کے آخر میں "الف" یا "ی" ہو تو اسے "ن" سے بدل دیا جاتا ہے یا "ن" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
سقا	سقن	مالی	مالن
گوالا	گوالن	قصائی	قصائن
نائی	نائن	یہودی	یہودن
دلھا	دلھن	تیلی	تیلن

(۳) آخر میں "ی" کا اضافہ کر دینے سے مذکر، مؤنث اسم بن جاتا ہے۔ جیسے

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
مینڈک	مینڈکی	ہرن	ہرنی
کبوتر	کبوتری		

(۴) آخر میں "نی" یا "انی" کا اضافہ کر کے مذکر اسم کو مؤنث میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ جیسے

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
جیٹھ	جیٹھانی	مُلا	مُلانی
شیخ	شیخانی	مور	مورنی
مہتر	مہترانی	شیر	شیرنی
دیور	دیورانی	اونٹ	اونٹنی

(۵) مذکر کے "الف" کو "یا" میں بدلنے سے مؤنث اسم بن جاتا ہے۔ جیسے

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
بوڑھا	بڑھیا	چڑا	چڑیا
کتا	کتیا	چوہا	چوہیا

(۶) مذکر کے آگے "ہ" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ملازم	ملازمہ	سلطان	سلطانہ
معلم	معلمہ	والد	والدہ
مریض	مریضہ	عزیز	عزیزہ

(۷) کچھ ایسے اسم ہیں جن کے مذکر اور مؤنث کے الفاظ الگ الگ ہیں۔ جیسے

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
باپ	ماں	بادشاہ	ملکہ
سسر	ساس	داماد	بہو
خاوند	بیوی	بیل	گائے
راجا	رانی	جن	پری

بے جان اشیا کی تذکیر و تانیث

چوں کہ بے جان اشیا میں نر اور مادہ نہیں ہوتے ہیں اس لیے ان میں مذکر اور مؤنث کا فرق محض خیالی ہے۔ درج ذیل میں تذکیر و تانیث کے حوالے سے کچھ مفید معلومات دی گئی ہیں

(۱) تمام زبانیں مؤنث کہلاتی ہیں۔ جیسے اُردو، پنجابی اور انگریزی وغیرہ۔

(۲) سال کے تمام مہینوں کے نام مذکر پکارے جاتے ہیں۔

(۳) ہفتے کے دنوں کے ناموں میں سوائے جمعرات کے سب مذکر پکارے جاتے ہیں۔

(۴) تمام سیاروں کے نام مذکر ہیں سوائے زمین کے۔

(۵) تمام نمازوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جیسے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا وغیرہ۔

(۶) تمام دھاتوں کے نام مذکر ہیں۔ جیسے سونا، تانبا وغیرہ البتہ چاندی اور کانسی کو مؤنث سمجھا جاتا ہے۔

(۷) وہ اسم جن کے آخر میں "ش" ہو مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جیسے گزارش، کوشش اور سرزنش وغیرہ۔

(۸) اُردو میں کچھ الفاظ جن کے آخر میں "گی" آتا ہے مؤنث شمار ہوتے ہیں۔ جیسے افسردگی، دل لگی، دیوانگی، چنگی، آسودگی، آزردگی اور کارکردگی وغیرہ۔

(۹) کچھ ایسے الفاظ ہیں جو مذکر اور مؤنث دونوں طرح بولے جاتے ہیں۔ جیسے غور، سانس، طرز، بلبل وغیرہ۔

(۱۰) جن اسموں کے آخر میں "ی، ئی" آئے وہ زیادہ تر مؤنث ہوتے ہیں۔ جیسے چارپائی، روٹی، مٹھائی، لکھائی، کمائی، دھلائی، بڑائی، چھری وغیرہ۔

(۱۱) کچھ اسم صرف مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اخبار، تار، کھیل، میل، دہی، مرہم، مزاج، ہوش، نمک، مچھر، الّو، کوا وغیرہ۔

(۱۲) درج ذیل اسم صرف مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے آواز، ناک، میز، سائیکل، مچھلی، مکھی، بیج، گیند، پیاز، بکری وغیرہ۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ مؤنث لفظ ہے:
(a) دھاگا (b) کنکر (c) اینٹ (d) پتھر

۲۔ مذکر لفظ ہے:
(a) چاند (b) زمین (c) کوشش (d) چاندنی

۳۔ درج ذیل الفاظ میں مذکر لفظ ہے:
(a) بڑھیا (b) کنیز (c) بچی (d) پجاری

۴۔ "بھیڑ" کا مذکر ہے:
(a) مینڈھا (b) بھیڑیا (c) گینڈا (d) ہاتھی

۵۔ درج ذیل الفاظ میں مؤنث لفظ ہے:
(a) شاعر (b) شاعرہ (c) شیر (d) خادم

۶۔ "سنار" کی مؤنث ہے:
(a) پارسن (b) پجارن (c) سنارن (d) سنارنی

۷۔ "غلام" کی مؤنث ہے:
(a) لونڈی (b) نوکرانی (c) بیگم (d) خادمہ

۸۔ فقیر کی مؤنث ہے:
(a) بھکارن (b) موچن (c) فقیرنی (d) بہو

۹۔ "بکری، گائے، بھینس، گھوڑا" میں سے مذکر لفظ ہے:
(a) گائے (b) گھوڑا (c) بکری (d) بھینس

۱۰۔ "سسر" کی مؤنث ہے:
(a) ساس (b) نند (c) بہو (d) بھاوج

۱۱۔ "دادی" کا مذکر ہے:
(a) نانا (b) باپ (c) [illegible] (d) دادا

۱۲۔ "قصائن" کا مذکر ہے:
(a) مالی (b) قصائی (c) گوالا (d) نائی

۱۳۔ مؤنث لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) اونٹ (b) الّو (c) مچھر (d) آواز

۱۴۔ مذکر لفظ ہے:
(a) کھیل (b) مچھلی (c) بیج (d) مکھی

۱۵۔ مؤنث لفظ ہے:
(a) میز (b) دہی (c) مرہم (d) مزاج

۱۶۔ مؤنث الفاظ کی فہرست ہے:
(a) ناک، سائیکل، گیند (b) تار، پیاز، میل
(c) مزاج، ہوش، آواز (d) دہی، بیج، مچھلی

۱۷۔ "بیل" کی مؤنث ہے:
(a) ہتھنی (b) گائے (c) شیرنی (d) بھینس

۱۸۔ "ملازمہ" کا مذکر ہے:
(a) عزیز (b) مریض (c) معلم (d) ملازم

۱۹۔ وہ اسم جو کسی نر کے لیے بولا جائے، کہلاتا ہے:
(a) واحد (b) جمع (c) مذکر (d) مؤنث

۲۰۔ وہ اسم جو کسی مادہ کے لیے بولا جائے، کہلاتا ہے:
(a) مذکر (b) مؤنث (c) واحد (d) جمع

متضاد الفاظ

ایک دوسرے سے اُلٹ معانی رکھنے والے الفاظ کو متضاد الفاظ کہتے ہیں۔

جیسے دن کا متضاد رات ہے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
مصیبت	راحت	نیچے	اوپر	پھیلنا	سکڑنا
زیر	زبر	میزبان	مہمان	لائق	نالائق
اِدھر	اُدھر	بزرگ	بچہ	دوست	دشمن
بلاواسطہ	بالواسطہ	حمد	جدا	بے عمل	باعمل
وفات	پیدائش	باقاعدہ	بے قاعدہ	گہرائی	سطح
پھول	کانٹے	دھکیلنا	کھینچنا	افسوس	مسرت
عزت	بے عزتی	وسیع	تنگ	بہترین	کم ترین
عدم	وجود	ویران	آباد	خطرناک	بے خطر
خیراندیش	بداندیش	دنیا	آخرت	بنجر	زرخیز
امید	ناامیدی	بدنصیب	خوش نصیب	شور	خاموشی
آغاز	انجام	رنج	خوشی	حرکت	سکون
بہادر	بزدل	متوازن	غیر متوازن	ابتدا	انتہا
غریب	امیر	صحت	بیماری	عدمِ دستیابی	دستیابی
کھرا	کھوٹا	میلے کچیلے	صاف ستھرے	بے سود	سودمند
حوصلہ افزائی	حوصلہ شکنی	منفی	مثبت	بسانا	اجاڑنا
قوت	کمزوری	انتقام	معافی	چھاؤں	دھوپ
خوشی	غم	بامعنی	بے معنی	ٹھنڈک	تپش
پاک	ناپاک	گاؤں	شہر	خوب صورت	بدصورت
پرانا	نیا	مضر	مفید	ترقی	تنزلی
گزشتہ	آئندہ	پائیداری	ناپائیداری	بلند	پست
آزاد	غلام	خالق	مخلوق	قلیل	کثیر
آنا	جانا	شہرت	گمنامی	خرید	فروخت
غروب	طلوع	پتلا	گاڑھا	نور	ظلمت
ظالم	مظلوم	شیریں	تلخ	فائدہ	بے فائدہ
بڑھیا	گھٹیا	خوش حالی	بدحالی	معروف	غیر معروف
نشیب	فراز	اپنا	غیر	شوہر	بیوی

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ "مسلمان" کا متضاد ہے:
(a) کافر (b) بے ایمان (c) ہندو (d) شیطان

۲۔ "بہادر" کا متضاد ہے:
(a) طاقت ور (b) قوی (c) جری (d) بزدل

۳۔ "اندھیرا" کا متضاد ہے:
(a) اُجالا (b) تاریکی (c) روشنی (d) نور

۴۔ "شہید" کا متضاد ہے:
(a) مومن (b) سپہ سالار (c) سپاہی (d) غازی

۵۔ "محبت" کا متضاد ہے:
(a) بُرا (b) خفا (c) نفرت (d) پیار

۶۔ "امانت" کا متضاد ہے:
(a) صداقت (b) دیانت (c) خیانت (d) ایمان داری

۷۔ "دوستی" کے متضاد ہیں:
(a) الفت، محبت (b) دشمنی، عداوت (c) نفرت، عداوت (d) اُنس، الفت

۸۔ "دشوار" کا متضاد ہے:
(a) سکون (b) آسان (c) مشکل (d) راحت

۹۔ "اعلیٰ" کا متضاد ہے:
(a) ادنیٰ (b) خاص (c) کم تر (d) گھٹیا

۱۰۔ "غریب" کا متضاد ہے:
(a) وزیر (b) امیر (c) فقیر (d) بھکاری

۱۱۔ متضاد الفاظ کی فہرست ہے:
(a) ویران، جنگل (b) تنزلی، ترقی (c) نیکی، بدی (d) خوشی، مسرت

۱۲۔ "حبیب" کا متضاد ہے:
(a) ضعیف (b) دوست (c) رقیب (d) ساتھی

۱۳۔ "قریب" کا متضاد ہے:
(a) بعید (b) نزدیک (c) خاص (d) مختصر

۱۴۔ "باطل" کا متضاد ہے:
(a) جلد (b) اطاعت (c) پاک (d) حق

۱۵۔ "پرانا" کا متضاد ہے:
(a) آخری (b) پہلا (c) نیا (d) میٹھا

۱۶۔ "بہار" کا متضاد ہے:
(a) سردی (b) گرمی (c) خزاں (d) برسات

۱۷۔ متضاد الفاظ کی نشان دہی کریں:
(a) امانت، امین (b) زیر، پیش (c) سخت، نرم (d) سوال، سوالات

۱۸۔ "سیاہ" کا متضاد ہے:
(a) کالا (b) نیلا (c) پیلا (d) سفید

۱۹۔ "نفع" کا متضاد ہے:
(a) فائدہ (b) نقصان (c) بُرا (d) نیک

۲۰۔ ایک دوسرے سے اُلٹ معانی رکھنے والے الفاظ کو کہتے ہیں:
(a) متضاد الفاظ (b) مترادف الفاظ (c) خاص الفاظ (d) متشابہ الفاظ

مترادف الفاظ

ایک جیسے معانی رکھنے والے الفاظ مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔ جیسے مترادف الفاظ درج ذیل ہیں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
خواتین	عورتیں	عظمت	بڑائی
قوم	ملت	معاون	مددگار
لائق	قابل	کہسار / کوہسار	پہاڑ
پرچم	جھنڈا	قاعدہ	اصول
ساتھی	مشترکہ	جنگل	گرفت
چمن	باغ	کارآمد	مفید
آفت	مصیبت	ممتاز	نمایاں
شاخ	ٹہنی	غریبی	مفلسی
سانحہ	غم	حسن	خوب صورتی
مدافعت	قوت	فیکٹری	کارخانہ
قوتِ نمو	نشو و نما کی طاقت	اقتصادی	معاشی / معاشی
مستحکم	مضبوط	قوت	طاقت
ریاضی	حساب	حیثیت	درجہ
تبسم	مسکراہٹ	راہی	مسافر
آن	عزت	بشر	انسان
پربت	پہاڑ	نوع	قسم
ہلال	ثریا	انسان	آدمی
دھرتی	زمین	دستیاب	حاصل
ضرر رساں	نقصان دہ	قلیل	تھوڑا
وابستگی	تعلق	صحت	تن درستی
ناگزیر	ضروری	آلودگی	گندگی
شکل	صورت	ماحول	فضا

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ "درست" کا مترادف ہے:
(a) غلط **(b)** صحیح (c) مناسب (d) موزوں

۲۔ لفظ "زحمت" کا مترادف ہے:
(a) تکلیف (b) عزت (c) آرزو (d) ذہانت

۳۔ "داد دینا" کا مترادف ہے:
(a) شاباش دینا (b) چندہ دینا (c) رخصت دینا (d) دھکا دینا

۴۔ "سست" کا مترادف ہے:
(a) کاہل (b) محنتی (c) بہادر (d) کمزور

۵۔ لفظ "گال" کا مترادف ہے:
(a) ماتھا (b) چہرہ **(c)** رخسار (d) آنکھیں

۶۔ لفظ "قاعدہ" کا مترادف ہے:
(a) قدرتی (b) قریب (c) قدیم **(d)** قانون

۷۔ "مضطرب" کا مترادف ہے:
(a) شرمایا (b) اترایا **(c)** گھبرایا (d) بھگایا

۸۔ "آتش" کا مترادف ہے:
(a) پانی (b) آب **(c)** آگ (d) آواز

۹۔ لفظ "بدن" کا مترادف ہے:
(a) جسم (b) مجلس (c) شکل (d) دلیل

۱۰۔ "بحر" کا مترادف ہے:
(a) دریا **(b)** سمندر (c) نہر (d) زمین

۱۱۔ مترادف الفاظ کی نشان دہی کریں:
(a) بندگی، عبادت (b) تنازعہ، قتل (c) سردی، گرمی (d) قصور، معافی

۱۲۔ "چمن" کا مترادف ہے:
(a) پھول (b) درخت **(c)** باغ (d) پھل

۱۳۔ "داستان" کا مترادف ہے:
(a) خاکہ (b) ڈراما **(c)** کہانی (d) مکالمہ

۱۴۔ "قلب" کا مترادف ہے:
(a) دل (b) جان (c) روح (d) جسم

۱۵۔ "خلقت" کا مترادف ہے:
(a) حیوان (b) انسان **(c)** مخلوق (d) فرشتے

۱۶۔ "سنگ" کا مترادف لفظ ہے:
(a) نرم (b) سخت **(c)** پتھر (d) مٹی

۱۷۔ "صادق" کا مترادف ہے:
(a) جھوٹا (b) فریب (c) ضد **(d)** سچا

۱۸۔ "غربت" کا مترادف ہے:
(a) امیری **(b)** مفلسی (c) ناراضی (d) مغفرت

۱۹۔ درست مترادف الفاظ ہیں:
(a) مقرر، معین (b) اونچا، نیچا (c) کم، زیادہ (d) آسان، مشکل

۲۰۔ ایک جیسے معانی رکھنے والے الفاظ کہلاتے ہیں:
(a) مترادف (b) متضاد (c) واحد (d) جمع

اعراب

مختلف حروف کو آپس میں ملانے سے الفاظ بنتے ہیں، کسی بھی لفظ کی درست ادائیگی کا انحصار اعراب پر ہے۔ اعراب سے مراد زبر، زیر، پیش، جزم یا تشدید لگانا ہے۔ اعراب لگانے سے معنی بدل جاتے ہیں۔ درج ذیل اعراب کی مثال دیکھیں

جُو (ندی)۔ جَو (ایک جنس)۔ جو (اسم موصول)۔

اعراب کے فرق سے "ج" اور "و" سے تین مختلف معنی والے الفاظ منظرِ عام پر آئے ہیں۔

(زبر َ): حروف پر زبر لگانے سے "آ" کی آواز نکلتی ہے۔ مثلاً: اَ بَ تَ ٹَ جَ دَ۔
ان الفاظ کو ایسے پڑھیں گے۔ آ، با، تا، جا، دا۔

(زیر ِ): حروف کے نیچے زیر لگانے سے "ای" کی آواز نکلتی ہے۔ مثلاً اِ بِ تِ جِ دِ۔
ان حروف کی آواز ایسے نکلتی ہے ای۔ بی۔ تی۔ جی۔ دی۔

(پیش ُ): حروف پر پیش لگانے سے او کی آواز نکلتی ہے۔ جیسے اُ بُ تُ ٹُ جُ دُ۔
ان حروف کی آ۔ او، بو، تو، ٹو، جو اور دو کی نکلتی ہے۔

(جزم ْ): دو حروف کو جوڑ کر پڑھنے کے لیے جزم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً علْم، قلْم، تنگ وغیرہ۔

(تشدید ّ): کسی حرف کو دو مرتبہ پڑھنے کے لیے تشدید استعمال کی جاتی ہے۔
جیسے ممّی، بلّی، ابّا، دادی۔

درج بالا حروف میں م، ک، ب اور م پر تشدید ہے جس کی وجہ سے ان کی دو مرتبہ آواز نکالی جاتی ہے۔

(کھڑا زبر): کچھ ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں جن پر کھڑا زبر لگایا جاتا ہے۔
جیسے الٰہ، اسمٰعیل، عطٰی وغیرہ۔

(کھڑی زیر): کھڑی زیر بعض عربی کے الفاظ کے نیچے لگائی جاتی ہے۔
جیسے آپ، بحیثیت وغیرہ۔

(نون غنہ): نون غنہ کی آواز ناک سے نکالی جاتی ہے۔ یہ لکھنے والے کی صورت میں لکھا جاتا ہے مگر اس میں ن کی طرح تلفظ نہیں ہوتا۔ جیسے کہاں، وہاں، جہاں، دھواں وغیرہ۔

الفاظ پر اعراب لگانا:

جَھِیل	سِپاہی	وَابَستگی
گُلشَن	چَمَن	اِیجادات
مُقَلِّد	غُسل	سُہُولَت
دَرگُزر	زَحمَت	اَمِیرِش
مُنجَمِد	مَغفِرَت	مُنسَلِک
مُعَاوَن	حَاذِق	ثَقَافَت
کِردَار	دُوراَندِیش	صَبر
تَربِیَت	شُعُور	تَحَمُّل
تَدرِیس	رَسَائی	تَنظِیم
مَقَام	مُعتَدِیَات	بَیتُ المُقَدَّس
مَسَافَت	اِیجَادَات	مُتَحَرِّک
مُنضَبِط	پَیچِیدَہ	فَعَّال
سَامرَاج	دِلکَش	جَارِحِیَّت
سَیَّاح	نَدی	مُشَفِّت
جَانبَاز	دِل نَشِیں	رَائِج
عِزَّت	رَشکِ فِردَوس	اِنقِلَاب
مَنزِل	عَکَّاس	مِقدَار

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) رِمَضَان (b) رَمِضَان **(c)** رَمَضَان (d) رُمَضَان

۲۔ درست اعراب والا لفظ منتخب کریں:
(a) غِلَط (b) غَلَطِ (c) غُلَط **(d)** غَلَط

۳۔ درست تلفظ والے لفظ کا انتخاب کریں:
(a) حَاجِت (b) حَاجُت **(c)** حَاجَت (d) حَاجِتِ

۴۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) عِلْم (b) عِلَم (c) عِلِم (d) عَلَم

۵۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) اِخَلَاص (b) اَخلَاص **(c)** اِخلَاص (d) اُخلَاص

۶۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) تِرَبِیَت **(b)** تَربِیَت (c) تَرِبِیَت (d) تَرَبیَت

۷۔ درست تلفظ والا لفظ ہے:
(a) مُسَافِر (b) مَسَافِر (c) مَسَافَر (d) مُسَافَر

۸۔ درست اعراب والے لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) مُنجَمَد (b) مَنجَمِد (c) مِنجَمِد **(d)** مُنجَمِد

۹۔ درست اعراب والے لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) تَخَالُف (b) تَخَالَف (c) تُخَالِف (d) تِخَالُف

۱۰۔ لفظ "مبارک" کے درست تلفظ کا انتخاب کریں:
(a) مِبَارَک (b) مَبَارَک **(c)** مُبَارَک (d) مِبَارِک

۱۱۔ "شجاعت" کا درست تلفظ ہے:
(a) شَجَاعِت **(b)** شُجَاعَت (c) شِجَاعَت (d) شُجَاعِت

۱۲۔ درست اعراب والے لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) خَیَانَت (b) خِیَانِت (c) خُیَانَت **(d)** خِیَانَت

۱۳۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) اِنصَاف (b) اَنصَاف (c) اِیصَاف (d) اَنصَاف

۱۴۔ "انقلاب" کا درست تلفظ ہے:
(a) اِنقَلَاب (b) اُنقِلَاب (c) اَنقَلَاب **(d)** اِنقِلَاب

۱۵۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) تَجوِیز (b) تُجَوِیز (c) تُجوِیز (d) تَجُوِیز

۱۶۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) شِکَر **(b)** شُکر (c) شُکَر (d) شِکر

۱۷۔ درست اعراب والا لفظ منتخب کریں:
(a) قَرنی (b) قِرنی (c) قُرنی (d) قَرَنی

۱۸۔ درست تلفظ والے لفظ کا انتخاب کریں:
(a) زَحمَت (b) زُحمَت (c) زِحمَت (d) زُحمِت

۱۹۔ ناک سے آواز نکالی جاتی ہے:
(a) نون غنہ (b) ن کی (c) گ کی (d) ج کی

۲۰۔ تشدید کی علامت ہے:
(a) ـِ (b) ـَ **(c)** ـّ (d) ـ

نامکمل جملوں کو مکمل کرنا

	نامکمل جملے	مکمل جملے
۱۔	زندگی اور ___ خدا کے ہاتھ میں ہے۔	زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔
۲۔	فتح ہو یا ___ ہمیں اس کی پروا نہیں۔	فتح ہو یا شکست ہمیں اس کی پروا نہیں۔
۳۔	میں آج نہ آیا تو ___ ضرور آؤں گا۔	میں آج نہ آیا تو کل ضرور آؤں گا۔
۴۔	اس نے بہت ہاتھ ___ مارے بات نہ بنی۔	اس نے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر بات نہ بنی۔
۵۔	لاہور پنجاب کا ___ ہے۔	لاہور پنجاب کا دارالحکومت ہے۔
۶۔	احسان کا بدلہ ___ ہے۔	احسان کا بدلہ احسان ہے۔
۷۔	ہمیں وقت کی ___ کرنی چاہیے۔	ہمیں وقت کی پابندی کرنی چاہیے۔
۸۔	جیسا کرو گے ویسا ___۔	جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔
۹۔	اُردو ہماری ___ زبان ہے۔	اُردو ہماری قومی زبان ہے۔
۱۰۔	ضرورت ایجاد کی ___ ہے۔	ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

جملے	جملے
[illegible]	[illegible]

غلط فقرات کی درستی

[illegible]

غلط فقرات	درست فقرات
[illegible]	[illegible]

غلط فقرات	درست فقرات
[illegible]	[illegible]

الفاظ اور محاورات کا جملوں میں استعمال

(الف) الفاظ کا جملوں میں استعمال

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
[illegible]	[illegible]	[illegible]

(ب) محاورات کا جملوں میں استعمال

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
[illegible]	[illegible]	[illegible]

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
آگ بگولا ہونا	سخت غصے میں آنا	بھائی! آگ بگولا کیوں ہو رہے ہو، ذرا صبر سے کام لو۔
آبرو خاک میں ملانا	عزت گنوانا	اکرم نے خاندان کی آبرو خاک میں ملا دی۔
آسمان سے باتیں کرنا	بہت اونچا ہونا	کوہ ہمالیہ کی چوٹیاں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	حادثے کے بعد ماں اپنے لاڈلے کو زندہ سلامت دیکھ کر باغ باغ ہوگئی۔
اپنا الو سیدھا کرنا	مطلب نکالنا	مطلبی لوگ صرف اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔
اوسان خطا ہونا	ہوش جاتے رہنا	شیر کی دہشت سے ہی ہمارے اوسان خطا ہوگئے۔
باتیں بنانا	بہانے کرنا	بعض لڑکے سکول کا کام تو کرتے نہیں، فضول باتیں بناتے رہتے ہیں۔
باچھیں کھلنا	بہت خوش ہونا	اکرم کو کامیاب ہونے کا خط ملا تو خوشی سے اس کی باچھیں کھل گئیں۔
سر آنکھوں پر بٹھانا	عزت کرنا	مجاہد جب جہاد سے کامیاب واپس لوٹے تو لوگوں نے انھیں سر آنکھوں پر بٹھایا۔
کام تمام ہونا	مرجانا	جنگ میں بے شمار دشمنوں کا کام تمام ہوا۔
چکنی چپڑی باتیں کرنا	خوشامد کرنا	اس کی باتوں میں نہ آنا، وہ اپنا مطلب نکالنے کے لیے چکنی چپڑی باتیں کرتا ہے۔
جوہر دکھانا	بہادری دکھانا	پاک فوج نے جنگ میں بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ دنیا حیران رہ گئی۔
آس لگانا	امید رکھنا	اے خدا! ہماری مدد کر، ہم صرف تجھ ہی سے آس لگائے ہوئے ہیں۔
آپے سے باہر ہونا	سخت غصے میں آنا	دشمن کو سامنے پا کر وہ آپے سے باہر ہوگیا۔
آنکھیں پھیر لینا	پروا نہ کرنا	باپ کی وفات کے بعد بھائیوں نے بھی آنکھیں پھیر لیں اور دانیال اکیلا رہ گیا۔
کان لگا کر سننا	غور سے سننا	ماں باپ کی باتوں کو کان لگا کر سننا اور اس پر عمل کرنا اولاد کا فرض ہے۔
اشکوں سے منھ دھونا	بہت زیادہ رونا	جو محنت کرتے ہیں انھیں ناکام ہو کر اشکوں سے منھ دھونے کی نوبت نہیں آتی۔
رونگٹے کھڑے ہونا	ڈر جانا	زلزلے کی خوف ناک تباہی کا منظر دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔
مایوس ہونا	ناامید ہونا	ہر ناکامی کے پیچھے کامیابی چھپی ہوتی ہے، اس لیے ناکامی پر کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ "ضرورت ایجاد کی .... ہے۔" درست لفظ لگا کر جملہ مکمل کریں:
(a) ماں (b) بہن (c) دادی (d) خالہ

۲۔ "ہمیں اپنے قوت بازو پر .... کرنا چاہیے۔" درست لفظ لگا کر جملہ مکمل کریں:
(a) یقین (b) اعتبار (c) بھروسا (d) اعتماد

۳۔ "ہمیں دوست اور .... میں تمیز کرنی چاہیے۔" درست لفظ لگا کر جملہ مکمل کریں:
(a) ساتھی (b) بھائی (c) دشمن (d) نوکر

۴۔ درست املا والا جملہ ہے:
(a) شیر کو دیکھتے ہی اُس کے حلق میں پانی اٹک گیا۔
(b) شیر کو دیکھتے ہی اُس کے حلق میں پانی اٹک گیا۔
(c) شیر کو دیکھتے ہی اُس کے ہلک میں پانی اٹک گیا۔
(d) شیر کو دیکھتے ہی اُس کے ہلق میں پانی ہٹک گیا۔

۵۔ محاورے کے لحاظ سے درست جملہ ہے:
(a) وہ غصے سے لال پیلا ہوگیا۔ (b) وہ غصے سے لال سیاہ ہوگیا۔
(c) وہ غصے سے لال سفید ہوگیا۔ (d) وہ غصے سے لال پیلا ہوگیا۔

۶۔ درست املا والا جملہ ہے:
(a) مہمان کی خاطر توازو کرو۔ (b) مہمان کی خاطر طواز و کرو۔
(c) مہمان کی خاتر توازو کرو۔ (d) مہمان کی خاطر تواضع کرو۔

۷۔ درست املا والا جملہ ہے:
(a) اس کی قمر ٹوٹ گئی۔ (b) میرا قد چھوٹا ہے۔
(c) برائے مہربانی مجھے پانی دو۔ (d) پانی مایا ہوتا ہے۔

۸۔ درست املا والا جملہ ہے:
(a) سکول میں اطوار کو چھٹی ہوتی ہے۔ (b) نماز اثر کا وقت ہوگیا۔
(c) علامہ محمد اقبالؒ شاعر تھے۔ (d) اس کا رنگ سیاح ہے۔

۹۔ درست املا والا جملہ ہے:
(a) تسلیم ورزا مرد مومن کی شان ہے۔ (b) تسلیم و رضا مومن مرد کی شان ہے۔
(c) تصلیم و رضا مرد مومن کی شان ہے۔ (d) تسلیم و رضا مرد مومن کے شان ہے۔

۱۰۔ "وہ دن بہ دن کم زور ہو رہا ہے۔" کا درست جملہ ہے:
(a) وہ ہر روز کم زور ہو رہا ہے۔ (b) وہ شب و روز کم زور ہو رہا ہے۔
(c) وہ صبح و شام کم زور ہو رہا ہے۔ (d) وہ روز بروز کم زور ہو رہا ہے۔

۱۱۔ درست فقرے کا انتخاب کریں:
(a) ماہِ رمضان کا مہینا بڑا مبارک ہے۔ (b) ماہِ رمضان بڑا مبارک ہے۔
(c) ماہِ رمضان بڑی مبارک ہے۔ (d) ماہِ رمضان بڑے مبارک ہے۔

۱۲۔ محاورے کے لحاظ سے درست جملہ ہے:
(a) دال میں کچھ سبز ضرور ہے۔ (b) دال میں کچھ نیلا ضرور ہے۔
(c) دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ (d) دال میں کچھ پیلا ضرور ہے۔

۱۳۔ محاورے کے لحاظ سے درست جملہ ہے:
(a) ماں کی وفات پر اکرم چار چار آنسو رویا۔
(b) ماں کی وفات پر اکرم چھے سات آنسو رویا۔
(c) ماں کی وفات پر اکرم سات آٹھ آنسو رویا۔
(d) ماں کی وفات پر اکرم آٹھ آٹھ آنسو رویا۔

۱۴۔ درست محاورہ ہے:
(a) آبرو خاک میں ملانا (b) آبرو ختم ہونا
(c) آبرو بڑھنا (d) آبرو جاتی رہنا

۱۵۔ "آس لگانا" محاورہ ہے، اس کا درست مفہوم ہے:
(a) اُمید رکھنا (b) اُمید دلانا (c) اُمید کرنا (d) اُمید دینا

۱۶۔ "تعاقب کرنا" محاورہ ہے، اس کے استعمال کا درست جملہ ہے:
(a) سبکتگین نے ہرنی کا تعاقب کیا۔ (b) تعاقب کرتے رہو۔
(c) میرا تعاقب اچھا ہے۔ (d) مجھ سے تعاقب کروالو۔

۱۷۔ "شاداب" کا مطلب ہے:
(a) ویران (b) طریقہ (c) شہرت (d) ہرا بھرا

۱۸۔ "حقیر" کا مطلب ہے:
(a) عجیب (b) آسان (c) مشکل (d) معمولی

۱۹۔ "دل کھٹا ہونا" محاورہ کس جملے میں درست استعمال ہوا ہے؟
(a) زیادہ کھانے سے میرا دل کھٹا ہوگیا۔
(b) املی کھانے سے میرا دل کھٹا ہوگیا۔
(c) بُرے کاموں سے میرا دل کھٹا ہوگیا۔ (d) دہی کھانے سے میرا دل کھٹا ہوگیا۔

۲۰۔ درست املا والا جملہ ہے:
(a) تلوار تیز ہوتی ہے۔ (b) طلوار تیز ہوتی ہے۔
(c) تلوار طیز ہوتی ہے۔ (d) طلوار طیز ہوتی ہے۔

خطوط

ہم سب دوسروں سے بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات، اپنے حالات اور اپنے جذبات میں دوسروں کو شریک کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں، اگر خواہش کی تکمیل لکھ کر کی جائے تو اسے خط نویسی کہا جائے گا۔

خط دو قسم کے ہوتے ہیں: رسمی اور غیر رسمی۔

رسمی خط: وہ خط ہوتے ہیں جو کسی صاحب اختیار کو بھیجے جاتے ہیں اور ان میں عام طور پر اپنے حالات و مسائل سے آگاہ کیا جاتا ہے اور ان مسائل کے حل کے لیے درخواست کی جاتی ہے۔ اس لیے رسمی خط اور درخواست میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ اخبارات کے مدیران کو لکھے گئے خطوط بھی رسمی خط کہلاتے ہیں۔

غیر رسمی خط: جو خطوط اپنے دوستوں، عزیزوں، والدین اور بے تکلف جاننے والوں کو بھیجے جائیں غیر رسمی خط کہلاتے ہیں۔

ایک اچھے خط کے ضروری حصے درج ذیل ہیں:

۱۔ مقام روانگی اور تاریخ ۲۔ القاب و آداب ۳۔ خط کا مضمون
۴۔ اختتام مکتوب ۵۔ مکتوب نگار کا نام ۶۔ مکتوب الیہ کا پتا

مقام روانگی اور تاریخ کاغذ کی پیشانی کے انتہائی دائیں جانب درج ہوتے ہیں۔ القاب و آداب، مکتوب الیہ سے اپنے تعلق اور مکتوب الیہ کے مرتبے و منصب کی نسبت سے لکھے جاتے ہیں۔ اپنے والدین کے لیے احترام و عقیدت کے القاب اختیار کیے جاتے ہیں جب کہ دوستوں سے بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے۔ اختتام مکتوب کسی دعا پر کرنا چاہیے اور اپنا نام خط کے آخر میں بائیں جانب سطر پر لکھنا چاہیے۔ مکتوب الیہ کا پورا پتا لفافے پر درج ہونا چاہیے۔

۱۔ آپ کے چھوٹے بھائی کی پڑھائی میں کارکردگی اچھی نہیں ہے۔ پڑھائی پر توجہ دینے کی تاکید کرنے کے لیے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں۔

امتحانی مرکز
۱۸ ستمبر ۲۰__ء

پیارے بھائی شاہد!

السلام علیکم! مجھے کل کی ڈاک سے تمھارے استاد صاحب کا خط ملا جس میں تمھاری امتحانی کارکردگی بیان کی گئی ہے۔ پڑھ کر بہت دکھ ہوا کہ گھر سے دور تم بجائے اپنی پڑھائی پر توجہ دینے کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ وقت ضائع کر رہے ہو اور اکثر اپنی جماعت سے غیر حاضر بھی رہتے ہو۔ امتحان میں بری طرح فیل ہو کر بھی تمھیں کوئی شرمندگی نہیں۔ میرے بھائی! گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ اس لیے اپنے آپ کو ٹھیک کرلو۔ آوارہ دوستوں کا ساتھ چھوڑ کر پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ وقت پر جماعت میں جاؤ۔ اساتذہ کا احترام کرو اور ان سے سبق پوچھنے میں شرم محسوس نہ کرو۔

میں نے تمھاری کارکردگی کے بارے میں ابھی ابا جان اور امی جان کو کچھ نہیں بتایا۔ بہتر ہے کہ میرے سمجھانے سے ہی سدھر جاؤ ورنہ تمھیں ابا جان کے مزاج کا علم ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ شکایت کا موقع نہ دو گے۔

والسلام
تمھارا بھائی
علی حیدر

۲۔ آپ کے دوست کی سال گرہ ہے۔ سال گرہ پر مبارک باد دینے کے لیے دوست کے نام خط لکھیں۔

امتحانی مرکز
۲۲ نومبر ۲۰__ء

پیارے دوست احمد!

السلام علیکم! آج آپ کا خط موصول ہوا۔ آپ نے لکھا ہے کہ ۲۷ نومبر کو آپ کی پندرھویں سال گرہ ہے جو نہایت سادگی مگر پُروقار طریقے سے منائی جا رہی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اس مبارک تقریب میں خود شمولیت اختیار کروں لیکن امتحان کی مصروفیت کی وجہ سے نہیں آسکتا۔ امید ہے آپ مجھے معاف فرمائیں گے اور میری غیر حاضری محسوس نہیں کریں گے۔

اس مبارک موقع پر میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی زندگی میں خوشی کا یہ دن بار بار آتا رہے۔

اپنی والدہ کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔

والسلام
آپ کا پیارا دوست
اختر محمود

۳۔ آپ نے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اب آپ کو کتابیں خریدنے کے لیے پیسے چاہییں۔ امتحان میں کامیابی کی اطلاع دینے اور پیسے منگوانے کے لیے والد صاحب کے نام خط لکھیں۔

امتحانی مرکز
یکم اپریل ۲۰__ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم! مبارک ہو۔ آج ہی میرا پانچویں جماعت کا نتیجہ نکلا ہے۔ آپ کی دعاؤں سے میں اپنی جماعت میں اوّل رہی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوں جس نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور مجھے محنت کا پھل عطا کیا۔ ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے انعام کے طور پر مجھے ایک بہت ہی خوب صورت قلم اور اچھی اچھی کہانیوں کی کتابوں کا ایک سیٹ دیا ہے۔ اب میں آپ سے بھی یقیناً انعام لینے کی حق دار ہوں۔ مجھے سکول کی طرف سے جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر بھی انعام ملے گا۔

میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنی پہلی فرصت میں لاہور تشریف لائیں اور مجھے چھٹی جماعت کے لیے کتابیں اور کاپیاں خرید دیں۔ اگر آپ کا فوری طور پر لاہور آنا ممکن نہ ہو تو مہربانی فرما کر مبلغ پانچ ہزار روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں تاکہ میں اپنی پڑھائی باقاعدگی سے شروع کرسکوں۔

والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

والسلام
آپ کی بیٹی
بتول الیاس

۴۔ آپ کی والدہ بیمار ہیں۔ بیمار پرسی کے لیے والدہ کے نام خط لکھیں۔

امتحانی مرکز
۱۵ مئی ۲۰__ء

پیاری امی جان!

السلام علیکم! آپ کا محبت بھرا خط ملا، پڑھ کر افسوس ہوا کہ آپ پچھلے چند ہفتوں سے

بیمار ہیں۔ اللہ کرے کہ اب آپ بالکل صحت یاب ہوں۔ براہ کرم جوابی خط جلدی ہو سکے لکھیں اور اپنی صحت کا ضرور بتائیں تا کہ میری پریشانی ختم ہو جائے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اور میری پڑھائی بہت اچھی جا رہی ہے۔ موسم گرما کی چھٹیوں میں گھر آؤں گا اور پورے دو ماہ آپ کے ساتھ گھر رہوں گا۔ امید ہے کہ باقی سب لوگ گھر پر خیریت سے ہوں گے۔

میری طرف سے تایا جان کی خدمت میں سلام اور ذوالقرنین کو پیار۔

والسلام

آپ کا بیٹا

حبیب الرحمٰن

۵۔ آپ کی سہیلی کو چھٹیاں ہونے والی ہیں۔ اپنے ہاں چھٹیاں گزارنے کی دعوت دینے کے لیے سہیلی کے نام خط لکھیں۔

امتحانی مرکز

۱۳ فروری ۲۰__ء

پیاری سہیلی آسیہ!

السلام علیکم! آپ کا محبت بھرا خط ملا، پڑھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ یہ پڑھ کر تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ آپ امتحان سے اس ہفتے فارغ ہو رہی ہیں اور آپ کو اب گرمیوں کی چھٹیاں ہوں گی۔ یاد ہو گا آپ نے ایک مرتبہ میرے ساتھ چھٹیاں گزارنے کا وعدہ کیا تھا۔ میرے والد صاحب کا تبادلہ مری ہو گیا ہے۔ اس لیے اب ہم مری میں پُرلطف زندگی گزار رہے ہیں۔ میں آپ کو دعوت دیتی ہوں کہ آپ اپنی چھٹیاں ہمارے ہاں گزاریں۔ بہت مزا آئے گا۔

ہم پتریاٹہ، نتھیا گلی، ایوبیہ اور بھوربن جائیں گے۔ جب ہم دونوں ایک ہی چیئر لفٹ پر بیٹھ کر پہاڑوں کا نظارہ کریں گی تو بہت ہی مزا آئے گا۔ امید ہے کہ آپ میری دعوت کسی صورت بھی نہیں ٹھکرائیں گی۔

آپ کے گھر والوں کی خدمت میں سلام۔

والسلام

آپ کی پیاری سہیلی

سعدیہ

۶۔ آپ کو کتابوں کی ضرورت ہے۔ کتابیں منگوانے کے لیے تاجر کتب کے نام خط لکھیں۔

امتحانی مرکز

۲ اپریل ۲۰__ء

مکرمی! جناب منیجر ہمدرد کتب خانہ ۳۱۔ اردو بازار، لاہور

السلام علیکم!

میں نے آپ کی کتب برائے جماعت ششم کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میرے خیال میں آپ کی کتب معیاری ہیں۔ مجھے اور میرے ہم جماعت چند لڑکوں کو درج ذیل کتب برائے جماعت ششم درکار ہیں۔ براہ مہربانی تمام کتب سات سات جلد بذریعہ وی۔پی۔ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) ہمدرد امتحانی اسلامیات (۲) ہمدرد امتحانی اردو (۳) ہمدرد امتحانی انگلش
(۴) ہمدرد امتحانی قواعد وانشا (۵) ہمدرد امتحانی انگلش گرامر

نیاز مند

محمد قاسم

چوک گھنٹہ گھر منڈی جھنگ روڈ

فیصل آباد

درخواستیں

درخواست یا عرضی ایسی تحریر کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کو حاصل کرنے یا کسی کام کی استدعا یا گزارش کی جاتی ہے۔ درخواست کے اہم اجزا / عناصر درج ذیل ہیں:

(۱) سرنامہ (۲) القاب (۳) نفسِ مضمون (۴) خاتمہ

درخواست کا مضمون سادہ اور عام فہم ہونا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے جملوں پر درخواست لکھی جائے۔

۱۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام ضروری کام کی وجہ سے چھٹی کرنے کی درخواست تحریر کریں۔

بخدمت ہیڈ مسٹریس صاحبہ، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مغل پورہ، لاہور

جنابہ عالیہ!

گزارش ہے کہ مجھے گھر میں ضروری کام ہے، جس کی وجہ سے میں سکول حاضر نہیں ہو سکتی۔ مہربانی فرما کر مجھے ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہو گی۔

درخواست گزار

منال احسان

جماعت ششم

رول نمبر ۲

۷ مارچ ۲۰__ء

۲۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام بیماری کی وجہ سے چھٹی کرنے کی درخواست تحریر کریں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول پسرور، سیال کوٹ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ مجھے کل سے بخار ہے، جس کی وجہ سے میں سکول حاضر نہیں ہو سکتا۔ مہربانی فرما کر مجھے دو دن کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہو گی۔

درخواست گزار

ناصر محمود

جماعت ششم

رول نمبر ۵

۱۰ اپریل ۲۰__ء

۳۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام جرمانے کی معافی کے لیے درخواست تحریر کریں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ مڈل سکول اچھرہ، لاہور

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میں گزشتہ ہفتے اچانک پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میرے والد بیرون ملک ہیں۔ میرا کوئی بھائی نہیں۔ اس کے علاوہ میرے گھر کے آس پاس میرے سکول کا کوئی طالب علم نہیں رہتا۔ والدہ میری تیمارداری میں مصروف رہیں۔ چناں چہ میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا کہ میں سکول میں علالت کی اطلاع دے سکتا۔ غیر حاضری کی وجہ سے مجھے جرمانہ کر دیا گیا۔ براہ مہربانی میرا جرمانہ معاف فرمایا جائے۔ آپ کی عین نوازش ہو گی۔

درخواست گزار

محمد انیس زیدی

جماعت ششم

رول نمبر ۱۰

۱۰ ستمبر ۲۰__ء

۴۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام بھائی کی شادی میں شرکت کی وجہ سے چھٹی کرنے کے لیے درخواست تحریر کریں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول، نوشہرہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میرے بھائی کی شادی آئندہ ہفتے کو ہو رہی ہے۔ مہمانوں کی آمد کی وجہ سے گھر میں بڑی مصروفیت ہے اور کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے لیے میرا گھر میں موجود رہنا ضروری ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے یکم نومبر سے ۳ نومبر تک تین یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی نوازش ہو گی۔

درخواست گزار

ظفر امین بھٹی

جماعت ششم

رول نمبر ۱۵

یکم نومبر ۲۰__ء

۵۔ پوسٹ ماسٹر صاحب کے نام ڈاکیے کی شکایت کرنے کے لیے درخواست تحریر کریں۔

بخدمت پوسٹ ماسٹر صاحب، ڈاک خانہ، احمد پور شرقیہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ غلہ منڈی کے حلقے میں جس ڈاکیے کی ڈیوٹی ہے وہ لاپروائی اور غیر ذمہ داری سے ڈاک تقسیم کرتا ہے، جس کی وجہ سے ہمارے بیرون ملک سے آنے والے خطوط ہمیں نہیں ملتے۔ منی آرڈر بروقت موصول نہیں ہوتے۔ بعض اوقات ڈاکیا خطوط محلے کے دوسرے لوگوں کے سپرد کر کے چلا جاتا ہے۔

ازراہِ نوازش اس حلقے کے ڈاکیے کو ہدایت فرمائیں کہ وہ ڈاک ذمہ داری سے تقسیم کیا کرے۔ علاوہ ازیں جس کے نام خط ہو اس کے گھر وہ خود پہنچائے۔ امید ہے کہ آپ میری اس درخواست پر ضرور ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔ آپ کی عین نوازش ہو گی۔

درخواست گزار

الیاس کمبوہ

مکان نمبر ۲۲، علاقہ غلہ منڈی، احمد پور شرقیہ

۱۱ دسمبر ۲۰__ء

دعوت نامے

۱۔ دوست کو سال گرہ میں شمولیت کے لیے دعوت نامہ لکھیں۔

عزیز دوست فہد!

السلام علیکم!

میری سال گرہ کی تقریب بروز بدھ منعقد ہو رہی ہے۔ میں نے اپنی سال گرہ کی خوشی میں تمام دوستوں کو مدعو کیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر آپ کی شرکت میرے لیے عزت کا باعث ہو گی۔ تشریف لا کر محفل کی رونق دوبالا کریں۔

پروگرام ان شاء اللہ!

تاریخ: ۱۵ مارچ ۲۰__ء

وقت: ۷ بجے شام

مقام: ماڈل ٹاؤن لاہور

پابندیِ وقت اچھے لوگوں کا شیوہ ہے۔

عبداللہ افضل

۲۔ دوست کو بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے دعوت نامہ لکھیں۔

عزیز دوست محمد نوید!

السلام علیکم!

میرے بھائی محمد حسن کی شادی ۱۰ نومبر ۲۰__ء بروز جمعہ کو ہونا قرار پائی ہے۔ اس خوشی کے موقع پر آپ کی شرکت میرے لیے عزت کا باعث ہو گی۔ تشریف لا کر محفل کی رونق دوبالا کریں۔

پروگرام ان شاء اللہ!

سہرا بندی	۱۲ بجے دن ۱۰ نومبر بروز جمعہ
روانگی بارات	۱ بجے دن ۱۰ نومبر بروز جمعہ
دعوت ولیمہ	۲ بجے دن ۱۱ نومبر بروز ہفتہ

پابندیِ وقت اچھے لوگوں کا شیوہ ہے۔

منتظر

حبیب طاہر

داروغہ والا لاہور

۳۔ دوست کو چائے کی دعوت میں شمولیت کے لیے دعوت نامہ لکھیں۔

عزیز دوست اسد!

السلام علیکم!

میں نے کھیلوں کے مقابلے میں اوّل انعام حاصل کیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر میں نے بروز اتوار تمام دوستوں کو چائے پر مدعو کیا ہے۔ آپ کی شرکت میرے لیے عزت کا باعث ہو گی۔ تشریف لا کر محفل کی رونق دوبالا کریں۔

پروگرام ان شاء اللہ!

تاریخ: ۱۸ اپریل ۲۰__ء

وقت: ۳ بجے شام

مقام: احمد ٹاؤن مریدکے

پابندیِ وقت اچھے لوگوں کا شیوہ ہے۔

محمد یوسف

رسیدیں

رسید: رسید کا مطلب ہے کسی چیز کے وصول ہونے کی دستخطی تحریر۔ یعنی لین دین کے معاملات طے کرنے کے لیے لکھا جانے والا اقرار نامہ رسید کہلاتا ہے۔ رسید تحریری ثبوت کا کام دیتی ہے۔ کاروباری، عام آدمی یا ہر شخص کو زندگی میں اکثر رسید لکھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً مالک مکان کرایہ وصول کر کے اپنے کرایہ دار کو اس رقم کی وصولی کی رسید لکھ دیتا ہے۔ اس طرح جب کوئی آدمی کوئی چیز کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرتا ہے تو اسے وصول شدہ رقم کی رسید لکھ دیتا ہے۔ گویا رسید لکھنے سے بات طے ہو جاتی ہے اور بعد میں کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہوتا۔ اگر فریقین میں سے کوئی بے ایمانی کرے تو وہی رسید بطور ثبوت پنچایت یا عدالت میں بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ رسید پر ٹکٹ لگانے کا سرکاری حکم ہے۔ عام طور پر دستاویزوں اور رسیدوں کے نیچے دستخط کرنے سے پہلے العبد لکھتے ہیں۔ العبد کا معنی ہے بندہ یا فدوی۔

طلبہ وطالبات کی راہنمائی کے لیے ذیل میں رسیدوں کے نمونے دیے جا رہے ہیں تا کہ وہ ضرورت پڑنے پر اچھی رسید لکھ سکیں۔

۱۔ رسید بابت وصولی قیمت کمپیوٹر

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ چھے ہزار (۶۰۰۰) روپے نصف جن کے تین (۳۰۰۰) ہزار روپے ہوتے ہیں، از اس عدنان شکیل ولد شکیل احمد ساکن مغل پورہ، لاہور بابت سیکنڈ ہینڈ کمپیوٹر پینٹیم IV، رنگ سیاہ، مانیٹر ۱۳۔ انچ مع کی بورڈ اور ماؤس وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بہ وقتِ ضرورت کام آئے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
یاسر حفیظ ولد حفیظ احمد،	احمد علی ولد انور خاں،	شبیر احمد ولد نذیر احمد،
ساکن مغل پورہ، لاہور	ساکن مغل پورہ، لاہور	ساکن مغل پورہ، لاہور

محررہ ۱۰/جون ــــ ۲۰ء

۲۔ رسید راہ داری

باعثِ تحریر آنکہ

ایک راس بھینس، عمر جوان، قد درمیانہ، رنگ سیاہ، پاؤں اور ماتھا سفید، سینگ گنڈے، دُم سفید کسی محمد رمضان ولد فضل دین، ساکن شاہین آباد، سرگودھا کی گھر کی پالی ہوئی ہے اور فروخت کرنے کے لیے منڈی مویشیاں فیصل آباد لے جا رہا ہے۔ یہ پروانہ راہداری اس لیے لکھ دیا ہے کہ بہ وقتِ ضرورت کام آئے اور دورانِ سفر سرکاری اہلکاروں کو دکھایا جا سکے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نذیر احمد ولد بشیر احمد،	محمد خان ولد احمد خان	رانا احمد جنرل کونسلر،
ساکن شاہین آباد، ضلع سرگودھا	ساکن شاہین آباد، ضلع سرگودھا	ساکن شاہین آباد، ضلع سرگودھا

محررہ ۲۰/اگست ــــ ۲۰ء

۳۔ رسید بابت وصولی ماہانہ وظیفہ

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ چار سو (۴۰۰) روپے نصف جن کے دو سو (۲۰۰) روپے ہوتے ہیں، بابت وظیفہ ماہ مئی ــــ ۲۰ء از اس جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول مغل پورہ لاہور وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بہ وقتِ ضرورت کام آئے۔

العبد

محسن علی متعلم جماعت ششم (الف) گورنمنٹ ہائی سکول مغل پورہ، لاہور

محررہ ۲/جون ــــ ۲۰ء

۴۔ رسید بابت وصولی کرایہ مکان

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ تین ہزار (۳۰۰۰) روپے نصف جن کے ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) روپے ہوتے ہیں، بابت کرایہ مکان نمبر ۳۷ سی ابدالی روڈ ملتان، ماہ جون ــــ ۲۰ء از اس جناب/ مسمی جاوید نسیم صاحب کرایہ دار نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بہ وقتِ ضرورت کام آئے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد کلیم	شہزاد خلیل (مالک مکان)	نعیم الرحمٰن،
ساکن ابدالی روڈ، ملتان	ساکن ابدالی روڈ، ملتان	ساکن ابدالی روڈ، ملتان

محررہ ۳/جولائی ــــ ۲۰ء

۵۔ رسید بابت وصولی قیمت سائیکل

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ چھے ہزار (۶۰۰۰) روپے نصف جن کے تین ہزار (۳۰۰۰) روپے ہوتے ہیں، بابت قیمت سائیکل ریلے نمبر ۳۱۳۲۵۷، کمپنی سہراب، رنگ سیاہ، ڈبل فریم، ماڈل ۲۲ از اس شکیل احمد ولد نذیر احمد، ساکن راوی روڈ لاہور نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بہ وقتِ ضرورت کام آئے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد الیاس	جواد احمد،	محمد اکرم
نیلا گنبد، لاہور	پروپرائٹر آزاد سائیکل ورکس، نیلا گنبد، لاہور	نیلا گنبد، لاہور

محررہ یکم ستمبر ــــ ۲۰ء

کہانیاں

گزرے ہوئے زمانے کے قصے یا واقعات کو کہانیوں کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہانی سننے سنانے کا فن اور شوق بہت پرانا ہے۔ وقت گزاری کا بہترین طریقہ کہانی کہنا اور سننا ہے۔

کہانی لکھتے ہوئے خیال رکھیں کہ:

☆ کہانی چوں کہ گزرے ہوئے زمانے کا واقعہ ہوتا ہے اس لیے ہمیشہ اسے فعل ماضی میں لکھا جائے۔

☆ کہانی عام طور پر "ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ" سے شروع ہوتی ہے۔

☆ کہانی میں واقعات کی ترتیب کا خیال رکھا جائے۔

☆ کہانی کے اوپر عنوان اور آخر میں اخلاقی سبق یا نتیجہ ضرور لکھیں۔

۱۔ "ایمان داری کا صلہ" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں دریا کے کنارے ایک ایمان دار لکڑہارا درخت پر چڑھ کر لکڑیاں کاٹ رہا تھا۔ لکڑیاں کاٹتے کاٹتے اچانک کلہاڑا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دریا میں گر گیا۔ لکڑہارا پریشان ہو کر درخت سے نیچے اتر آیا اور دریا کے کنارے بیٹھ کر رونے لگا۔ اسے یہ غم تھا کہ کیسے لکڑیاں کاٹ کر بازار لے جا کر فروخت کرے گا؟ اچانک ایک فرشتہ دریا میں سے نمودار ہوا۔ اس نے لکڑہارے سے رونے کی وجہ پوچھی۔ لکڑہارے نے اسے اپنا دکھ بتایا تو فرشتے نے اسے تسلی دی اور دریا میں غوطہ لگا کر سونے کا ایک کلہاڑا نکال لایا۔ لکڑہارے نے سونے کا کلہاڑا لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا کلہاڑا تو لوہے کا تھا۔

فرشتے نے دوبارہ غوطہ لگایا اور اس بار چاندی کا کلہاڑا نکال لایا لیکن لکڑہارے نے یہ کلہاڑا بھی لینے سے انکار کر دیا اور اپنے لوہے کے کلہاڑے کے لیے اصرار کیا۔ فرشتے نے ایک مرتبہ پھر غوطہ لگایا اور دریا سے لکڑہارے کا لوہے کا کلہاڑا نکال لایا۔

لکڑہارا اپنا لوہے کا کلہاڑا پا کر بہت خوش ہوا اور فرشتے کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ فرشتے نے لکڑہارے کی ایمان داری سے متاثر ہو کر سونے اور چاندی کے کلہاڑے بھی لکڑہارے کو انعام کے طور پر دے دیے۔

اخلاقی سبق: ایمان داری بہترین حکمتِ عملی ہے۔

۲۔ "اتفاق میں برکت ہے" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک شخص کے چار بیٹے تھے۔ وہ ہر وقت آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ وہ شخص اپنے بیٹوں کی اس نااتفاقی پر بڑا پریشان رہتا تھا۔ اس نے انھیں بہت سمجھایا لیکن ان پر کوئی اثر نہ

ہوا۔ ایک دن اسے ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے بیٹوں کو اپنے پاس بلایا۔ جب بیٹے قریب آ گئے تو اس نے نزدیک پڑے ہوئے لکڑی کے گٹھے کی طرف اشارہ کیا کہ تم سب باری باری اسے توڑو۔ چاروں بیٹوں میں سے ہر ایک نے بڑی کوشش کی لیکن کوئی بھی گٹھے کو نہ توڑ سکا۔

اب اس نے بیٹوں سے کہا کہ گٹھے کو کھول دو اور لکڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑو۔ گٹھا کھولنے کے بعد لکڑیوں کو توڑنا مشکل نہ رہا۔ اس شخص نے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ گٹھے کی طرح ایک رہو گے تو تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اگر لکڑیوں کی طرح الگ الگ ہو گے تو کم زور پڑ جاؤ گے اور جو بھی چاہے گا تمھیں برباد کر دے گا۔ گٹھے کی مثال سے اس کے بیٹوں کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ اتفاق میں کتنی برکت ہے۔ چناں چہ وہ مل جل کر رہنے لگے۔

اخلاقی سبق: اتفاق میں برکت ہے۔

۳۔ "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک دریا کے کنارے ایک اونٹ اور گیدڑ کی آپس میں گہری دوستی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مزے کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ایک روز دونوں نے خربوزے کھانے کے بارے میں سوچا۔ خربوزوں کا کھیت دریا کے دوسری طرف تھا۔ دونوں نے ایک تدبیر نکالی۔ اونٹ دریا میں اتر گیا اور گیدڑ اُس کی پشت پر سوار ہو گیا۔ اس طرح دونوں نے آسانی سے دریا پار کر لیا۔ دونوں بہت خوش ہوئے۔ خربوزوں کے کھیت میں گھس کر مزے لے لے کر خربوزے کھانے لگے۔ جب گیدڑ کا پیٹ بھر گیا تو اُس نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ اونٹ کی بھوک ابھی باقی تھی وہ ابھی خربوزے کھا رہا تھا۔ اُس نے گیدڑ کو چیخنے سے منع کیا لیکن گیدڑ اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ اس نے اونٹ کو جواب دیا کہ کھانا کھانے کے بعد زور زور سے چلانا میری عادت ہے۔

گیدڑ کی اونچی اونچی آواز سن کر کھیت کا مالک جلد ہی کھیت میں آ گیا۔ گیدڑ نے جب مالک کو دیکھا تو فوراً جھاڑیوں میں چھپ گیا لیکن اونٹ مالک کی زد میں آ گیا۔ کھیت کے مالک نے اونٹ کی خوب پٹائی کی۔ اونٹ بے چارہ مار کھاتا رہا اور گیدڑ چھپ کر یہ منظر دیکھتا رہا۔

جب کھیت کا مالک واپس چلا گیا تو اونٹ اور گیدڑ دریا کے پار جانے لگے۔ گیدڑ اونٹ پر پھر سوار ہو گیا۔ جب اونٹ دریا کے عین وسط میں پہنچا تو اس نے غوطے لگانے شروع کر دیے۔ گیدڑ نے پوچھا کہ ایسا کیوں کر رہے ہو تو اونٹ نے جواب دیا کہ میری عادت ہے کھانا کھانے کے بعد میں دریا میں غوطے لگاتا ہوں۔ لہٰذا میں اپنی عادت پوری کر رہا ہوں۔ اس طرح گیدڑ ڈوب کر اپنے انجام کو جا پہنچا۔

اخلاقی سبق: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

۴۔ "احسان کا بدلہ احسان" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی دریا کے کنارے ایک درخت پر ایک فاختہ نے گھونسلا بنا رکھا تھا۔ اسی درخت کے تنے میں ایک چیونٹی رہا کرتی تھی۔ ایک دن پانی پیتے پیتے چیونٹی دریا میں جا گری اور پانی میں ڈوبنے لگی۔ فاختہ نے درخت پر سے دیکھا تو فوراً درخت کا پتا توڑا اور چیونٹی کے قریب دریا میں گرا دیا۔ چیونٹی پتے پر چڑھ گئی اور اس طرح فاختہ کی مدد سے اس کی جان بچ گئی۔

ایک دن ایسا ہوا کہ جنگل میں ایک شکاری بندوق لیے آ گیا۔ اس نے درخت پر فاختہ کو دیکھا تو اس کا نشانہ باندھنے لگا۔ اتفاقاً چیونٹی یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اسے فاختہ کا احسان یاد آ گیا۔ وہ بھاگی اور شکاری کے پاؤں پر اس زور سے کاٹا کہ اس کا نشانہ خطا ہو گیا اور فاختہ درخت سے اڑ گئی۔ اس طرح چیونٹی کی مدد سے فاختہ کی جان بچ گئی۔

اخلاقی سبق: نیکی کا بدلہ نیکی ہوتا ہے۔

۵۔ "دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں دو دوست رہتے تھے۔ دونوں بے روزگار تھے۔ کافی عرصے کی بے کاری کے بعد انھوں نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ قریبی شہر جا کر قسمت آزمائی کی جائے اور محنت مزدوری کی جائے۔

دونوں دوست ایک صبح سفر پر روانہ ہوئے۔ شہر کے راستے میں ایک گھنا جنگل پڑتا تھا۔ دونوں دوست جنگل میں داخل ہو گئے اور وہ دل ہی دل میں ڈر بھی رہے تھے کہ نہ جانے کوئی درندہ آ جائے اور انھیں چیر پھاڑ دے۔ آخر جب وہ جنگل کے درمیان میں پہنچے تو انھوں نے ایک ریچھ کی آواز سنی جو قریب سے آئی تھی۔ ایک دوست جھٹ پٹ درخت پر چڑھ گیا۔ دوسرے دوست نے جب دیکھا کہ ریچھ اُسی کی طرف بڑھتا ہوا آ رہا ہے تو اسے ایک ترکیب سوجھی اور وہ زمین پر دم سادھے لیٹ گیا۔ ریچھ قریب آیا اور اُس نے زمین پر لیٹے ہوئے دوست کو سونگھا پھر تھوڑی دیر بعد چلا گیا۔ جب چند منٹ گزر گئے تو درخت پر چڑھنے والا دوست نیچے اتر آیا اور زمین پر لیٹنے والا دوست بھی اٹھ گیا۔ درخت پر چڑھ جانے والا دوست بہت حیران تھا کہ ریچھ نے اس کے دوست کو کیسے چھوڑ دیا؟ آخر اُس نے اپنے دوست سے پوچھا کہ ریچھ نے تمھارے کان میں کیا کہا تھا؟ دوسرے دوست نے جواب دیا کہ ریچھ نے کہا: "دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے، اس سے دوستی نہ کرو جو ضرورت اور مصیبت کے وقت پیٹھ دکھا جائے۔"

اخلاقی سبق: دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔

۶۔ "ایک لومڑی اور کوا" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کوے نے کسی حلوائی کی دکان سے پنیر کا ایک ٹکڑا چرا لیا۔ وہ اسے اپنی چونچ میں لیے اڑتا ہوا ایک درخت پر جا بیٹھا۔ وہ دل ہی دل میں خوش تھا کہ آج تو کھانے کو بڑی مزے دار چیز ملی ہے۔ وہ اسی خوشی میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک لومڑی پھرتی پھراتی ادھر آ نکلی۔ کوے کے منھ میں پنیر کا ٹکڑا دیکھ کر لومڑی کے منھ میں پانی بھر آیا۔ سوچنے لگی کہ کسی نہ کسی طرح کوے سے یہ پنیر حاصل کر لیا جائے۔

لومڑی کی مکاری تو مشہور ہے ہی۔ اس کے ذہن میں ایک تجویز آ گئی۔ وہ کوے کی خوشامد اور تعریف کرنے لگی اور کہنے لگی کہ بھائی کوے! تم ایک نہایت خوب صورت پرندے ہو۔ تمھارے پر خوش نما اور رنگ بہت پیارا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمھاری آواز بھی بہت سریلی ہوگی۔ مجھے آج کوئی گانا تو سناؤ۔

بے وقوف کوے نے اپنی تعریف سنی تو پھولا نہ سمایا۔ فوراً گانا سنانے کے لیے منھ کھول کر کائیں کائیں کرنے لگا۔ اس کا منھ کھلنا تھا کہ پنیر کا ٹکڑا نیچے گر گیا۔ لومڑی نے فوراً اسے اٹھا لیا اور چلتی بنی۔ بے وقوف کوا اپنی بے وقوفی پر پچھتاتا رہ گیا۔

اخلاقی سبق: خوشامد بُری بلا ہے۔

۷۔ "غرور کا سر نیچا ہوتا ہے" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی تالاب کے کنارے پر ایک کچھوا اور خرگوش رہتے تھے۔ دونوں آپس میں گہرے دوست تھے۔ خرگوش کو اپنی تیز رفتاری پر بہت ناز تھا۔ وہ اکثر کچھوے کو اس کی سست رفتاری پر طعنے دیتا اور اس کا مذاق اڑاتا۔

ایک دن کچھوے نے تنگ آ کر خرگوش کو دوڑ لگانے کا چیلنج کر دیا۔ خرگوش کچھوے کی بات سن کر بہت ہنسا لیکن پھر سوچ کر دوڑ لگانے پر رضامند ہو گیا کہ چلو! اس طرح کچھوے کا مزید مذاق اڑا سکے گا۔ طے یہ پایا کہ جنگل کے دوسرے کنارے پر موجود برگد کے درخت کے پاس پہلے پہنچنے والا فاتح ہوگا۔

مقررہ وقت پر دوڑ شروع ہوئی۔ کچھوا سست رفتاری سے چلا مگر خرگوش تیز رفتاری سے

بھاگا اور جلد ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ جنگل کے درمیان پہنچ کر خرگوش نے سوچا کہ میں اکیلا کیوں بھاگ بھاگ کر تھکوں۔ کیوں نہ کچھ دیر آرام کر لوں تاکہ کچھوا بھی ذرا قریب آ جائے۔ یہ سوچ کر خرگوش ایک درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں لیٹ گیا اور جلد ہی گہری نیند سو گیا۔ دوسری طرف کچھوا آہستہ آہستہ لیکن مسلسل چلتا رہا۔ راستے میں وہ خرگوش کے قریب سے بھی خاموشی سے گزر گیا اور آخرکار برگد کے درخت کے پاس پہنچ گیا۔

ادھر خرگوش کی آنکھ کھلی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اسے کچھوا کہیں نظر نہ آیا۔ سوچنے لگا ابھی کچھوا بہت پیچھے ہے۔ میں پہلے ہی برگد کے درخت تک پہنچ جاؤں گا۔ وہ اٹھا اور بھاگتا ہوا برگد کے درخت کے پاس پہنچا۔ وہاں کچھوے کو پہلے سے موجود پا کر بہت شرمندہ ہوا۔

اخلاقی سبق: غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔

۸۔ "سچ کی برکت" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اسلامی و دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک قافلے کے ساتھ بغداد جا رہے تھے۔ روانہ ہوتے وقت ان کی والدہ نے انھیں چالیس دینار دیے اور فرمایا کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا خواہ تمھیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ اتفاقاً راستے میں ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے اس قافلے پر حملہ کر دیا۔ ایک ڈاکو نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بھی پوچھا کہ "لڑکے تمھارے پاس کیا ہے؟" آپؒ نے فرمایا "میرے پاس چالیس دینار ہیں۔" ڈاکو کو آپ کی بات پر یقین نہ آیا اور آپؒ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ سردار نے پوچھا تو آپؒ نے پھر وہی جواب دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ یہ دینار میرے کرتے میں سلے ہوئے ہیں۔ ڈاکوؤں نے دیکھا تو ان کے کرتے میں واقعی چالیس دینار سلے ہوئے تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے آپؒ سے پوچھا کہ "اے لڑکے! تو نے جھوٹ بول کر اپنے چالیس دینار کیوں نہ بچا لیے۔" آپؒ نے فرمایا "میری ماں نے نصیحت کی تھی کہ بیٹا ہر حالت میں سچ بولنا خواہ تمھیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔"

ڈاکوؤں کا سردار یہ بات سن کر سوچ میں پڑ گیا کہ ایک چھوٹا سا بچہ اپنی ماں کے حکم کو کتنا مانتا ہے اور میں کتنا بدبخت ہوں کہ اپنے رب کا حکم بھی نہیں مانتا۔

یہ سوچ کر ڈاکوؤں کے سردار نے قافلے کا سارا مال واپس کر دیا اور آئندہ ڈاکے ڈالنے سے بھی توبہ کر لی۔

اخلاقی سبق: سچ میں بڑی برکت ہے۔

۹۔ "تین دوست اور سونے کی اینٹ" کے عنوان کے تحت ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔

کسی گاؤں میں تین دوست رہتے تھے۔ تینوں ہی سارا دن گاؤں میں بے کار وقت ضائع کرتے رہتے۔ آخرکار تینوں نے شہر جا کر قسمت آزمائی کرنے کے بارے میں سوچا۔ کچھ دنوں کے بعد تینوں شہر کی جانب چل پڑے۔ شہر کے راستے میں ایک جنگل سے گزرنا پڑتا تھا۔ جب وہ تینوں دوست جنگل سے گزر رہے تھے تو ان کی نظر ایک چمک دار چیز پر پڑی۔ آگے بڑھ کر دیکھا تو پتا چلا کہ وہ سونے کی اینٹ تھی۔ اچانک اتنا سونا دیکھ کر تینوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ انھیں اپنے مقدر پر رشک آنے لگا کہ ایک ہی بار اتنا سونا ہاتھ لگ گیا۔

سفر کے باعث وہ تینوں تھک چکے تھے۔ بھوک کی شدت بڑھی تو انھوں نے پہلے کھانا کھانے کا فیصلہ کیا۔ ایک ساتھی کو شہر بھیج دیا تاکہ کھانا کھا کر پہلے بھوک مٹائی جائے۔ جب ان میں سے ایک ساتھی شہر چلا گیا تو باقی دو ساتھیوں کے دل میں لالچ پیدا ہوا۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ تیسرے دوست کو مار کر اینٹ کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا جائے گا۔ اس طرح ان دونوں کو سونے کا زیادہ حصہ مل جائے گا۔ ادھر جو دوست کھانا لینے کے لیے گیا تھا اس کے دل میں بھی لالچ نے جگہ بنائی اور اس نے سوچا کہ اگر کھانے میں زہر ملا دیا جائے تو وہ دونوں ختم ہو جائیں گے۔ اس طرح وہ اکیلا سارے سونے کا مالک بن جائے گا۔ چنانچہ اس نے کھانے میں زہر ملا دیا۔ جب وہ کھانا لے کر واپس جنگل میں پہنچا تو اس کے دونوں دوستوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اس پر حملہ کر دیا۔ دونوں نے مل کر اسے اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور جان دے دی۔ اس کے بعد دونوں دوست مزے سے کھانا کھانے لگے۔ ابھی نوالے حلق سے نیچے گئے تو زہر نے فوری اثر دکھایا۔ دونوں دوست زہر کے اثر سے جاں بحق ہو گئے۔ لالچ نے تینوں دوستوں کو ختم کر دیا اور سونا وہیں پڑا رہ گیا۔

اخلاقی سبق: لالچ بُری بلا ہے۔

مضامین

مضمون کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں گھیر لیے ہوئے۔ کسی موضوع پر اپنے خیالات، جذبات اور تاثرات کا تحریری اظہار مضمون کہلاتا ہے۔ مضمون کسی بھی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔

دنیا کے ہر معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون قلم بند کیا جا سکتا ہے۔ مضمون کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے۔ پھر اس کی حمایت یا خلاف میں دلائل دیے جاتے ہیں، بحث کی جاتی ہے اور آخر میں اس بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔

مضمون عام طور پر مناسب مواد کا حامل ہوتا ہے اور موضوع کے پیچیدہ پہلوؤں پر دل چسپ پیرائے میں اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔

یوں تو مضمون کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً علمی، تاریخی، تنقیدی، سوانحی، فلسفیانہ، سائنسی، اصلاحی اور ادبی وغیرہ۔ تاہم ادب میں ہلکے پھلکے انداز میں لکھی گئی اس تحریر کو مضمون کہا جاتا ہے جس میں کہانی نہ ہو، خیالات، تاثرات اور جذبات ہوں۔

۱۔ اپنی پسندیدہ شخصیت کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

لوگوں کی بھلائی اور ہدایت کے لیے دنیا میں بے شمار نبی اور پیغمبر آئے۔ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق لوگوں کو زندگی بسر کرنے کی نصیحت کی۔ سب سے آخر میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے بعد اب کسی پیغمبر یا نبی کے دنیا میں آنے کی ضرورت نہیں رہی، کیوں کہ آپ ﷺ پر دینِ اسلام مکمل ہو گیا۔ آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا جو ایک مکمل ذریعہ ہدایت ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ عرب کے مشہور قبیلے قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے والد کا نام حضرت عبداللہ تھا۔ عرب کے رواج کے مطابق بچوں کی پرورش کھلے ماحول میں ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے سپرد کر دیا گیا جنھوں نے آپ ﷺ کی پرورش دیہات میں لے جا کر کی۔ آپ ﷺ کی عمر چار سال ہوئی تو حضرت حلیمہؓ آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ واپس لے آئیں۔

آپ ﷺ کی عمر چھے سال ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ اب آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے دادا نے اپنے ذمے لے لی۔ آپ ﷺ کی عمر آٹھ سال ہوئی تو دادا بھی فوت ہو گئے اور چچا ابو طالب نے آپ ﷺ کی پرورش کی ذمہ داری سنبھالی۔

آپ ﷺ شروع ہی سے اچھی عادات اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ بچپن ہی سے آپ ﷺ کو کھیل تماشے سے کوئی دل چسپی نہ تھی۔ جوانی میں بھی آپ ﷺ نے بڑی پاکیزہ زندگی بسر کی۔ اس

زمانے میں لوگوں میں بے شمار برائیاں تھیں۔ بتوں کو پوجنا، لڑنا جھگڑنا، قتل و غارت گری، جوا کھیلنا ان کی عادت تھی۔ آپ ﷺ تمام برائیوں سے دور رہتے اور نیکی کی تعلیم دیتے۔ آپ ﷺ نہایت سچے اور ایمان دار تھے۔ اس لیے لوگ آپ ﷺ کے پاس امانتیں رکھتے اور آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔

آپ ﷺ کی ان خوبیوں کی وجہ سے مکہ مکرمہ کی مال دار خاتون حضرت خدیجہؓ نے جو طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں، آپ ﷺ کو اپنا مال تجارت دے کر ملک شام بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کی ایمان داری اور اخلاق کی وجہ سے اتنی متاثر ہوئیں کہ آپ ﷺ سے شادی کی خواہش کی جو آپ ﷺ نے قبول فرما لی۔

آپ ﷺ عبادت کے لیے غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت عطا ہوئی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو تلقین کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ شرک نہ کرو۔ بتوں کی پوجا چھوڑ دو۔ سب انسان برابر ہیں۔ اچھا وہ ہے جس کے کام اچھے ہیں۔ نیکی کرو۔ برائی سے بچو۔ حق داروں کا حق دو۔ عورتوں اور غلاموں سے اچھا سلوک کرو۔

آپ ﷺ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ سادہ غذا اور سادہ لباس پسند فرماتے۔ اپنا ہر کام خود کرتے تھے۔ بازار سے سودا سلف لاتے۔ اپنے کپڑوں پر خود پیوند لگاتے، اپنے جوتے مرمت کر لیتے۔ چھوٹا ہو یا بڑا سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لینے میں بالکل جھجک نہ فرماتے۔

آپ ﷺ نہایت رحم دل تھے۔ بیماروں کی عیادت فرماتے۔ دوست ہو یا دشمن سب سے یکساں سلوک فرماتے۔ غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں کی دل کھول کر مدد کرتے۔ بچوں سے آپ ﷺ کو بڑی محبت تھی۔ بچوں کو پہلے سلام کرتے، بڑھ کر انھیں گود میں اٹھا لیتے اور ان پر شفقت فرماتے۔

جب آپ ﷺ نے دینِ اسلام کی تبلیغ شروع کی اور اہلِ مکہ کو ایک اللہ کی عبادت کی تلقین کی تو مکہ مکرمہ کے لوگوں کو اپنے بتوں کی مخالفت پسند نہ آئی۔ وہ آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے اور آپ ﷺ پر طرح طرح کے ظلم ڈھانے لگے حتیٰ کہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو کافروں کے ظلم سے تنگ آ کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنی پڑی۔

آپ ﷺ ثابت قدمی سے اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ آخر وہ وقت آیا جب لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے اور مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی راہ میں کئی جنگیں لڑیں۔ آخر مکہ مکرمہ کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ۱۰ھ میں آپ ﷺ نے آخری حج کیا اور خطبۂ حجۃ الوداع دیا۔ اس وقت ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو تریسٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ آپ ﷺ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔

۲۔ اپنی پسندیدہ کتاب کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

یوں تو مجھے کئی کتابیں پسند ہیں لیکن قرآن مجید میری پسندیدہ کتاب ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ میں باقاعدگی سے اس کی تلاوت کرتا ہوں۔ اس کی تلاوت سے میری طبیعت کو بہت سکون ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے ہر زمانے میں نبی اور پیغمبر بھیجتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ قرآن مجید ان آسمانی کتابوں میں آخری کتاب ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید ہمارے پیارے نبی ﷺ پر اس وقت نازل ہونا شروع ہوا جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال ہو گئی۔ قرآن مجید کا نزول تئیس سال میں مکمل ہوا۔

قرآن مجید ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ اس میں زندگی کے ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ یہ وہ واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس کتاب کو نازل ہوئے سیکڑوں برس گزر چکے ہیں لیکن اس کی آیات میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا اور نہ آئندہ کبھی اس میں کوئی تبدیلی آئے گی۔

قرآن مجید دوسری تمام آسمانی کتابوں سے افضل ہے۔ اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اسے جس نے سچے دل سے پڑھا اور اس پر عمل کیا وہ جنت کا مستحق ٹھہرا۔ اس کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اس میں بیماروں کے لیے شفا اور دکھی لوگوں کے درد کا علاج موجود ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد بڑی کتاب ہے جسے مسلمان حفظ کر لیتے ہیں۔ یہ کتاب اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا مجموعہ ہے۔ یہ انسانوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ غرض کہ قرآن مجید کی جتنی بھی خوبیاں بیان کی جائیں، کم ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

۳۔ علم کے فائدے کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

علم کے معنی ہیں جاننا۔ کسی چیز کا سیکھنا اور برے بھلے میں تمیز کرنا ہی علم ہے۔ علم ایک ایسی انمٹ بے بہا نعمت ہے جس کا مقابلہ دنیا میں کوئی دولت نہیں کر سکتی۔ اسے کوئی چرا سکتا ہے نہ چھین سکتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دولت تو خرچ کرنے سے گھٹتی ہے لیکن علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

جو شخص علم جیسی نعمت سے محروم ہے، وہ بہت بدنصیب ہے۔ علم ہی کی بدولت انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ علم ہی سے نیکی اور بدی میں تمیز ہو سکتی ہے۔ علم ہی سے انسان شہرت کی بلندیوں پر پہنچتا ہے۔ علم ہی آدمی کو انسان بناتا ہے اور علم ہی سے انسان گمراہی اور جہالت سے نجات پاتا ہے۔

علم ہی کی بدولت تمام ایجادات ہوئیں یعنی کمپیوٹر، ریلوے انجن، ریڈیو، ہوائی جہاز، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، گراموفون، بندوقیں، ایٹم بم وغیرہ ایجاد ہوئے۔ علم ہی ہمیں والدین کی اطاعت، بزرگوں کا ادب اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا سکھاتا ہے۔

علم کی بدولت بزرگوں کے کارنامے، تجربے اور واقعات محفوظ ہیں۔ علم غریبوں کو امیر اور امیروں کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود علیم و دانا ہے۔ اس نے ہر چیز علم سے پیدا کی ہے۔ اس لیے ہر آدمی کا فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرے کیوں کہ ہم علم ہی سے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔" علم کے بغیر بندہ اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں پہچان سکتا، اس لیے علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض کیا گیا ہے۔

۴۔ کمپیوٹر کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

کمپیوٹر ایک برقی آلہ ہے جو معلومات کو اپنی میموری یا حافظے میں محفوظ کر سکتا ہے اور ان معلومات کو تصویر اور آواز کی صورت میں سنا سکتا ہے۔ کمپیوٹر بیسویں صدی کی اہم ترین ایجاد ہے جس نے زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ کمپیوٹر کا استعمال صرف دفاتر، سائنسی اداروں، صنعتی اور تجارتی مراکز تک محدود نہیں بلکہ اب درس و تدریس کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

کمپیوٹر انٹرنیٹ پر معلومات کا وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ کسی فرد کو اگر کسی موضوع کے متعلق معلومات درکار ہوں تو وہ انٹرنیٹ استعمال کر کے "گوگل" کے ذریعے موضوع تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ کمپیوٹر انٹرنیٹ پر سائنس و ٹیکنالوجی، ریاضی، جغرافیہ، گرامر، آرٹ اور دیگر تمام مضامین سے متعلق وسیع معلومات موجود ہیں۔

کمپیوٹر نے حساب کتاب میں نہایت آسانی پیدا کر دی ہے۔ یہ بہت بڑی بڑی رقوم

کوسنوں میں جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کر دیتا ہے۔ یہ کئی آدمیوں کا کام اکیلے ہی سرانجام دے لیتا ہے۔ کمپیوٹر ایک استاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے جو ہر طالب علم کی انفرادی ضروریات کے مطابق معلومات مہیا کرتا ہے۔ کمپیوٹر بیک وقت کئی موضوعات پر طلبہ کی مختلف سطحوں کے مطابق معلومات فراہم کرتا ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعے طالب علم فوری طور پر انتہائی درست معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر اپنے مریضوں کے کئی پیچیدہ ٹیسٹ کمپیوٹر کے ذریعے کرتے ہیں۔ انجینئر بڑی بڑی بلند و بالا عمارتوں، پلوں، ڈیموں اور سڑکوں کے پیچیدہ نقشے کمپیوٹر کے ذریعے تیار کرتے ہیں۔ اس وقت تعلیم، میڈیکل، انجینئرنگ، فنِ تعمیر، ڈیزائننگ اور پرنٹنگ میں کمپیوٹر کی مدد لی جا رہی ہے۔

کمپیوٹر کو ابتدائی تعلیم سے لے کر پوسٹ گریجویٹ سطح تک کی تعلیم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ماہرین تعلیم کے نزدیک تعلیم اور تربیت کے لیے کمپیوٹر کے استعمال سے گریز ممکن نہیں کیوں کہ کوئی استاد، کوئی طریقہ تعلیم اور ذریعہ تعلیم کمپیوٹر کی توانائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

کمپیوٹر تفریح کا ذریعہ ہے جس کے ذریعے مختلف ٹیلی ویژن پروگرام، فلمیں، اور کھیل دیکھے جا سکتے ہیں۔ نیز پسندیدہ ڈرامے، گانے اور کلپس بھی اس میں ریکارڈ کر کے ان سے بار بار لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔ کمپیوٹر بوریت بھگانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

فیس بک نے لوگوں کی تنہائی دور کر دی ہے۔ اب فارغ وقت میں آن لائن لوگوں سے گپ شپ کی جا سکتی ہے۔ مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کیا جا سکتا ہے۔

کمپیوٹر پر دور دراز رہنے والوں سے براہِ راست ملاقات ہو سکتی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے آپ انھیں اپنے گھر کی تقریب براہِ راست دکھا سکتے ہیں اور ان کی تقریبات براہِ راست دیکھ سکتے ہیں۔

کمپیوٹر استعمال کرتے ہوئے احتیاط کرنی چاہیے جیسے: طالب علم کمپیوٹر گیمز کھیلنے اور گھنٹوں بیٹھ کر فیس بک پر باتیں کرنے سے گریز کریں تاکہ ان کی پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ گھنٹوں کمپیوٹر پر بیٹھنے سے کمر میں درد ہو سکتا ہے اس لیے جب بھی موقع ملے تھوڑی دیر کے لیے اِدھر اُدھر ٹہلیں۔ کمپیوٹر پر بیٹھ کر تفریح حاصل کرنے سے انسان ورزش اور جسمانی سرگرمیوں سے محروم ہو جاتا ہے جو کہ اچھی صحت کے حصول کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ اس لیے زیادہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھنے سے گریز کرنا چاہیے۔ کمپیوٹر سکرین سے آنکھوں پر دباؤ پڑ سکتا ہے اس دباؤ سے بچنے کے لیے اپنے چہرے کو ۲۰ سے ۲۶ انچ سکرین سے دور رکھیں۔

۵۔ موبائل فون کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

دورِ حاضر کی سب سے بہتر اور مفید ایجاد موبائل فون ہے۔ خواتین ہوں یا مرد، بچے ہوں یا بوڑھے موبائل فون سب ہی کی ضرورت بن چکا ہے۔ موبائل فون ہماری زندگی میں اس طرح شامل ہو گیا ہے کہ اس کے بغیر زندگی ادھوری لگتی ہے۔

موبائل فون رابطے کا تیز ترین اور آسان ذریعہ ہے۔ وزن میں ہلکا اور سائز میں چھوٹا ہونے کے باعث یہ آسانی سے جیب میں سما سکتا ہے۔ خواتین اسے ہینڈ بیگ میں بھی رکھ سکتی ہیں۔ یہ چھوٹا سا آلہ بغیر کسی تار کے کام کرتا ہے اور دور دراز کے دوستوں سے بات کروا سکتا ہے بل کہ شہر میں کسی ہنگامے کی صورت میں گھر کے افراد سے فوری طور پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

آج کل کے دور میں موبائل فون باعثِ رحمت ہے۔ دہشت گردی، ہنگامے یا بم دھماکے کی صورت میں فوراً مطلوبہ محکمے کو فون کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے کوئی فرد مطلوبہ جگہ پر وقت پر نہ پہنچ سکے تو وہ متعلقہ افراد کو فون کر کے وجہ بتا سکتا ہے۔ موبائل فون نے لوگوں کی پریشانی کو ختم کر دیا ہے۔ اب لوگ انتظار کی کوفت سے بچ سکتے ہیں۔

دورِ حاضر میں موبائل فون رکھنا فیشن ہی نہیں بل کہ وقت کی ضرورت بھی ہے۔ موبائل فون کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیشِ نظر کئی موبائل کمپنیوں نے اب ایسے موبائل فون بھی متعارف کروائے ہیں جو خریدنے میں سستے اور کارکردگی میں اعلیٰ ہیں۔ روٹھے ہوئے دوستوں اور عزیزوں کو منانے کے لیے موبائل پر ایس ایم ایس بھیج کر راضی کیا جا سکتا ہے۔ موبائل فون کے ذریعے فوری بات کر کے آپس کی غلط فہمیاں اور پریشانیاں دور کی جا سکتی ہیں۔

جدید موبائل فون ایک منی کمپیوٹر کی مانند ہیں۔ ان پر انٹرنیٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔ فیس بک اور دیگر نیٹ ورک کی سہولتوں کے باعث موبائل فون پر آن لائن شاپنگ اور بزنس کیا جا سکتا ہے۔ نیٹ ورک کمپنیاں نیوز الرٹ، بیوٹی اور جاب ٹپس بھی دیتی ہیں۔

موبائل فون بوریت دور کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ آپ موبائل میں اپنی پسند کی گیمز، مزاحیہ کلپس اور گانے ڈاؤن لوڈ کر کے فارغ وقت میں ان سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

موبائل فون نے گھڑی کی ضرورت کو ختم کر دیا ہے۔ اب افراد شوقیہ گھڑی باندھتے ہیں کیوں کہ موبائل فون آپ کو نہ صرف وقت بتاتا ہے بل کہ تاریخ اور دن بھی بتاتا ہے۔ صبح جلد اٹھنے کے لیے اس پر الارم بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کسی عزیز یا دوست کی سالگرہ یا کسی اور یاد دہانی کے لیے موبائل فون پر "ریمائنڈر" لگایا جا سکتا ہے جو آپ کو یاد دلا دے گا کہ آپ نے کیا کرنا ہے۔ اس کام سے یقیناً تعلقات میں بہتری آتی ہے۔

طالب علموں کو چاہیے کہ وہ موبائل فون ڈکشنری سے فائدہ اٹھائیں اور وقت ملنے پر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کر لیا کریں۔ موبائل فون میں دستیاب معلومات سے فائدہ اٹھا کر اپنی تحریر کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

ہر سائنسی ایجاد کے جہاں بے شمار فوائد ہوتے ہیں وہاں کچھ منفی پہلو بھی ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض طالب علم ہر وقت موبائل فون پر ایس۔ ایم۔ ایس کرنے یا فضول گپ کرنے میں وقت ضائع کرتے ہیں جس سے ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔

کالنگ پیکج کی وجہ سے لوگ رانگ نمبر پر لوگوں کو بلاوجہ تنگ کرتے ہیں جو کہ بہت بُری عادت ہے۔ بعض اوقات موبائل فون پر جھوٹی خبر دے کر لوگوں کو پریشان کیا جاتا ہے۔ موبائل فون پر بلا ضرورت گفتگو کرنے سے شخصیت کا تاثر غلط پڑتا ہے۔ کمرۂ امتحان یا ملازمت کے لیے ہونے والے ٹیسٹوں میں موبائل فون کی مدد سے نقل کی جا سکتی ہے۔ اس لیے ایسی جگہوں پر موبائل فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

6۔ ماحولیاتی آلودگی کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

ماحولیاتی آلودگی سے مراد ماحول میں ایسے عناصر کا موجود ہونا ہے جو فضا کو خراب کرتے ہیں۔ جوں جوں سائنس ترقی کرتی جا رہی ہے ماحول کی آلودگی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی آلودگی نے آج کے انسان کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ ہمارے ہاں کارخانے اور فیکٹریاں لگاتے وقت اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ انھیں انسانی آبادی سے دور لگایا جائے۔ ان فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں انسانی صحت پر مضر اثرات مرتب کر رہا ہے۔ انسانوں کے علاوہ نباتات اور عمارات بھی دھوئیں اور گرد و غبار سے پیدا ہونے والی آلودگی سے محفوظ نہیں۔ مینارِ پاکستان، قائدِ اعظمؒ کا مقبرہ اور دیگر تاریخی مقامات کا حُسن اس آلودگی کی وجہ سے ماند پڑ گیا ہے۔

صنعتی فیکٹریوں کے قریب رہنے والے لوگ ناک، گلے اور پھیپھڑوں کے امراض کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔ بڑے شہروں میں بے ہنگم ٹریفک کے شور اور ہارن کے بے جا استعمال کے باعث کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ایسے ماحول میں رہنے والوں کے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے اور سماعت بھی متاثر ہوتی ہے۔

فیکٹریوں اور کارخانوں سے خارج ہونے والا زہریلا پانی جب نالوں اور دریاؤں میں گرتا ہے تو اس سے آبی جانوروں کی زندگی کو شدید خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ جب یہ پانی نہروں کے ذریعے سے فصلوں کو سیراب کرتا ہے تو نقصان دہ کیمیائی مرکبات اور نمکیات

پودوں کی جڑوں کے راستے پودوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک کی ایک کثیر آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ آلودہ پانی پینے سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ ہیپاٹائٹس کی بڑی وجہ گندے پانی کا استعمال ہے۔ اس کے علاوہ ہیضہ، اسہال اور ٹائیفائیڈ جیسے امراض بھی آلودہ پانی پینے کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔

ان بیماریوں کی روک تھام کے لیے حکومت اور عوام دونوں پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ماحول کی آلودگی کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر ہر شخص ایک سال میں ایک پودا لگائے اور اسے پروان چڑھائے تو ہمارے ملک میں ہر سال بیس کروڑ کے لگ بھگ درختوں کا اضافہ ہوگا۔ ان درختوں سے ماحول کو صاف رکھنے میں بہت مدد ملے گی۔ صاف ہوا سے لوگوں کی صحت پر خوش گوار اثر پڑے گا۔

حکومت کو چاہیے کہ انسانی آبادی کے قریب صنعتیں قائم نہ ہونے دے۔ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے مالکوں کو بھاری جرمانے عائد کیے جائیں اور ایسی گاڑیوں کو بند کر دیا جائے۔ بے جا ہارن بجانے پر بھی سزا دی جائے۔ لوگوں میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ وہ اپنے ماحول کو صاف رکھنے میں زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔ اپنے گھروں کے کوڑا کرکٹ کو ڈھانپ کر رکھیں اور اسے گلیوں میں پھینکنے سے گریز کریں۔ اپنے گھر کو صاف کر کے محلے کو گندا کرنا کوئی عقل مندی نہیں ہے۔ پانی کو ابال کر پئیں اور سبزیوں اور پھلوں کو اچھی طرح دھو کر استعمال کریں۔

۷۔ علامہ محمد اقبالؒ کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

علامہ محمد اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ قوم نے آپ کو شاعرِ مشرق اور حکیم الامت کے القاب سے نوازا ہے۔ آپ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پاکستان کے تاریخی شہر سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ نور محمد تھا جو بڑے عبادت گزار اور درویش منش تھے۔ آپ کی والدہ بھی ایک مذہبی خاتون تھیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق کشمیری پنڈتوں کے خاندان سے تھا جنھوں نے بہت پہلے اسلام قبول کر لیا تھا اور ہجرت کر کے سیال کوٹ میں آباد ہو گئے تھے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ آپ نے میٹرک کا امتحان مشن ہائی سکول سیال کوٹ سے بڑے امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ ایف۔ اے کا امتحان آپ نے مرے کالج سیال کوٹ سے پاس کیا۔ یہاں آپ کو ایک نہایت شفیق استاد شمس العلما مولوی میر حسن کی صحبت میسر آئی۔ جن کی صحبت سے آپ کی سوچ میں نکھار آیا۔ آپ کے دل میں اپنے استاد کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ مرے کالج سیال کوٹ سے ایف۔ اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا۔ قسمت یہاں بھی ایک شہرۂ آفاق انگریز پروفیسر مسٹر آرنلڈ کی صورت میں آپ پر مہربان تھی۔ ان کی صحبت سے اقبالؒ کے فلسفیانہ کردار کی تشکیل ہوئی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے آپ نے بی۔ اے اور پھر ایم۔ اے پاس کیا۔ آپ یونی ورسٹی میں اوّل آئے اور سنہری تمغا حاصل کیا۔

تعلیم سے فارغ ہونے پر آپ اورینٹل کالج لاہور اور بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور میں انگریزی اور فلسفے کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ اس لیے ملازمت کو خیر باد کہہ کر آپ ۱۹۰۵ء میں انگلستان تشریف لے گئے اور کیمبرج یونی ورسٹی سے قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بیرسٹر بن گئے۔ یہاں سے آپ جرمنی تشریف لے گئے اور میونخ یونی ورسٹی سے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری حاصل کی۔

یورپ میں قیام کے دوران آپ نے مغربی تہذیب و ترقی کا گہرا مطالعہ کیا اور اس کا موازنہ اسلام کی حقانیت سے کیا۔ ۱۹۰۸ء میں آپ وطن واپس آ گئے۔ آپ کو شعر و شاعری سے گہرا شغف تھا۔ آپ کی نظمیں سیاسی جلسوں اور ادبی مجلسوں میں بڑے شوق اور جذبے سے پڑھی جاتی تھیں۔ وطن واپسی کے بعد آپ کچھ عرصہ لاہور میں وکالت کرتے رہے لیکن آپ کا طبعی میلان تو شاعری اور سیاست کی طرف تھا۔ آپ نے ان خداداد صلاحیتوں سے کام لے کر مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا اور ان میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔ آپ کی شاعری اور اتفاق و اتحاد کے پیغام سے مسلمانوں میں زبردست جوش، ولولہ اور آزادی کی تڑپ پیدا ہوئی۔ ۱۹۳۰ء میں آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ الٰہ آباد کے خطبے میں آپ نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کا تصور پیش کیا جو بعد میں نظریۂ پاکستان کہلایا۔ اسی لیے آپ کو مفکرِ پاکستان کہا جاتا ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے قائدِ اعظمؒ کی شخصیت میں بانیِ پاکستان کی شناخت کر لی تھی۔ اس لیے آپ قائدِ اعظمؒ کو مفید مشوروں سے نوازتے رہتے تھے۔ قائدِ اعظمؒ بھی علامہ محمد اقبالؒ کی بڑی قدر کرتے تھے۔ قائدِ اعظمؒ نے علامہ محمد اقبالؒ کے خواب کو حقیقت کا روپ دیا جس کے نتیجے میں آج ہم دنیا کی عظیم اسلامی مملکت کے وارث ہیں۔

علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی شاعری سے مسلمانوں کی حالت سنوارنے کا کام لیا۔ ان کے اندر کے جمود و سکوت کی برف کو اپنے جوشیلے، ولولہ انگیز اشعار سے پگھلا دیا۔ بالآخر برصغیر کے مسلمان غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لیے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر متحد ہو گئے اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اپنا آزاد وطن پاکستان حاصل کر لیا۔

علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کے لیے یکساں طور پر مؤثر ہے۔ آپ کا کلام اُردو اور فارسی پر مشتمل ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف بالِ جبریل، بانگِ درا، ضربِ کلیم، جاوید نامہ اور پیامِ مشرق ہیں۔

آپ ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ کا مزار بادشاہی مسجد کے صدر دروازے کے قریب ہے۔

۸۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کے بانی ہیں۔ آپ کے والد کا نام پونجا جناح تھا جو راج کوٹ سے کاروبار کے لیے کراچی آ گئے تھے۔ قائدِ اعظمؒ کراچی میں ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔

میٹرک کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان چلے گئے، جہاں سے بیرسٹر بن کر واپس آئے۔ آپ نے کراچی میں وکالت شروع کر دی لیکن جلد ہی ممبئی (بمبئی) چلے گئے۔ آپ بہت محنتی اور ایمان دار تھے، اس لیے جلد ہی شہرت کی بلندیوں کو چھونے لگے۔

آپ وکالت کے ساتھ ملک و قوم کی تعمیر کے کاموں میں بھی حصہ لیتے تھے۔ آپ کو غلامی کی زندگی سے نفرت تھی اس لیے جلد سے جلد قوم کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ اسی مقصد کے تحت آپ کانگریس میں شامل ہو کر ملک کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنے لگے۔ کانگریس میں شامل ہونے کا مقصد ملک کو غلامی سے نجات دلانا تھا لیکن جلد ہی آپ نے محسوس کر لیا کہ کانگریس کو صرف ہندوؤں کے مفادات عزیز ہیں چناں چہ آپ مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن حاصل کرنے کے نصب العین کے تحت کانگریس کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ مملکت کا مطالبہ شروع کر دیا۔

۱۹۴۰ء میں لاہور کے منٹو پارک میں جسے اب اقبال پارک کہا جاتا ہے، ایک بڑے جلسے میں قرارداد پاس کی گئی جس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ مملکت کا مطالبہ کیا گیا۔ یہی قرارداد پاکستان کے حصول کا مطالبہ بن گئی۔ اس قرارداد کا ہندوؤں کی طرف سے بہت مذاق اڑایا گیا، مگر قائدِ اعظمؒ ارادے کے پکے تھے۔ آپ اپنے مطالبے پر قائم رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر انگریز نہ صرف اس ملک کو آزاد کرنے پر مجبور ہو گیا بل کہ مسلمانوں کے لیے علیحدہ مملکت کے قیام پر بھی آمادہ ہو گیا۔ چناں چہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا جس کے پہلے گورنر جنرل قائدِ اعظمؒ مقرر ہوئے۔

دن رات کی محنت اور پریشانیوں نے آپ کو بیمار کر دیا اور آپ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو وفات پا گئے۔
قائداعظم محمد علی جناحؒ کا نام ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ آپ کا دنیا کی ایسی عظیم شخصیات میں شمار کیا جاتا ہے جو اپنے عظیم کارناموں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔

۹۔ والدین کی خدمت کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

سب سے قریبی اور بے حد قابلِ احترام رشتہ ماں باپ کا ہوتا ہے۔ شیر خوار بچہ کتنا کمزور اور لاچار ہوتا ہے! خود لباس نہیں پہن سکتا اور نہ کھا سکتا ہے۔ جہاں پڑا ہوا ہے پڑا رہتا ہے۔ ہر طرح سے وہ ماں باپ کی توجہ کا محتاج ہوتا ہے۔ جوان ہونے تک ماں باپ اس کی پرورش کرتے ہیں۔ اس کی ہر سہولت کا خیال رکھتے ہیں۔ بیمار ہو جائے تو اس کے علاج کے لیے ہر جتن کرتے ہیں۔ بچہ جب تک صحت یاب نہ ہو جائے وہ اس کے لیے فکر مند رہتے ہیں۔ خود کھائیں نہ کھائیں لیکن اسے ضرور کھلاتے ہیں۔ اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے تاکہ بڑا ہو کر وہ عزت اور سکون سے زندگی بسر کرے۔
ماں باپ ایک دن بوڑھے اور اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ کسی کام کاج کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی اولاد جوان اور تنومند ہو چکی ہوتی ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب ماں باپ کو اولاد کے سہارے کی اسی طرح ضرورت ہوتی ہے جیسے انھوں نے بچپن میں اولاد کی دل و جان سے دیکھ بھال کی تھی۔
ماں باپ کی خدمت کو تمام مذاہب میں فوقیت حاصل ہے۔ اسلام میں بھی ماں باپ کی خدمت کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ماں اولاد کے لیے سب سے زیادہ وفا شعار ہوتی ہے۔ اس پیار کو نچھاور کرتی ہے اسی لیے ماں کا رتبہ اتنا بلند کر دیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔" یعنی جو ماں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا، اس کی اطاعت اور خدمت کرے گا اسے دنیا و آخرت میں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔
باپ کا مقام بھی بڑا اعلیٰ و ارفع ہے۔ باپ بچوں کے لیے دن رات محنت کرتا ہے۔ سردی، گرمی، دھوپ اور بارش جیسے بھی موسمی حالات ہوں، وہ بس بچوں کی خاطر محنت مزدوری میں لگا رہتا ہے تاکہ انھیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ باپ کی اسی خدمت کے عوض اللہ تعالیٰ نے اولاد کو باپ کی خدمت و اطاعت کا حکم دیا اور یہاں تک فرما دیا کہ "رب کی رضا باپ کی رضا میں اور رب کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔"
والدین کا مزاج بڑھاپے میں بڑا نازک ہو جاتا ہے۔ مرضی کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو انھیں بڑا دکھ ہوتا ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ چناں چہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اُف تک نہ کہو، نہ انھیں جھڑک کر جواب دو۔" قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے:
"اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"
ہمیں چاہیے کہ والدین کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تاکہ ان کی دعاؤں سے ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو۔

۱۰۔ ہمارا سکول کے عنوان پر دو سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

ہمارے سکول کا نام گورنمنٹ مڈل سکول ہے۔ یہ میرے گھر کے قریب ہی واقع ہے۔ اس کے ایک طرف آبادی اور دوسری طرف کھلا میدان ہے جہاں بچے کھیلتے کودتے ہیں۔
ہمارے سکول کا بڑا گیٹ ایک ہی ہے جہاں سے ہم سکول میں داخل ہوتے اور چھٹی کے وقت باہر آتے ہیں۔ یہ گیٹ صبح سکول لگتے ہی بند ہو جاتا ہے اور چھٹی کے وقت کھلتا ہے۔
ہمارے سکول کے بارہ کمرے ہیں۔ ہر جماعت کے لیے ایک کمرا مخصوص ہے۔ سب کمرے صاف ستھرے اور ہوا دار ہیں۔ ہر کمرے کے دو دو دروازے اور چار چار کھڑکیاں اور خوب صورت روشن دان ہیں۔ ایک کمرا ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے دفتر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک سٹاف روم ہے جہاں استانیاں اپنے فارغ اوقات میں آرام یا مطالعہ کرتی ہیں۔ تمام کمروں کے آگے برآمدے ہیں جن میں گملے رکھے ہیں۔ ان میں پھولوں والے خوب صورت پودے لگے ہوئے ہیں۔
ایک کمرا لائبریری کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ہر قسم کی علمی، ادبی اور معلوماتی کتابیں ہیں۔ ہم فارغ وقت میں وہاں جا کر کتابیں پڑھتے ہیں اور لائبریری صاحبہ سے کتابیں جاری کروا کے گھر بھی لے آتے ہیں۔
کمروں میں ہمارے بیٹھنے کے لیے آرام دہ فرنیچر ہے۔ پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک بچیوں کے لیے کرسیوں کا انتظام ہے جن کے آگے کتابیں رکھنے کے لیے ڈیسک ہیں۔ تمام کمروں میں بجلی کے پنکھے اور بلب لگے ہوئے ہیں۔ سکول میں پینے کے لیے صاف پانی کا انتظام ہے۔
سکول میں دس استانیاں ہیں جو ہمیں بڑی شفقت اور محنت سے پڑھاتی ہیں۔ ہیڈ مسٹریس صاحبہ بھی سکول کو بنانے سنوارنے میں بطور خاص دل چسپی لیتی ہیں۔ وہ اور تمام استانیاں محنتی اور لائق ہیں۔ اسی لیے ہمارے سکول کا نتیجہ ہمیشہ شان دار ہوتا ہے۔

۱۱۔ میرا بہترین دوست کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

میرے بہترین دوست کا نام ارشد ہے۔ ہم دونوں ایک ہی جماعت میں اکٹھے پڑھتے ہیں۔ اس کا گھر ہمارے گھر کے سامنے ہے۔ اس لیے ہم اکٹھے ہی سکول جاتے اور واپس گھر آتے ہیں۔ اس کے ابو وکیل ہیں اور وہ میرے ابو کے گہرے دوست بھی ہیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مخلص ہیں۔
ارشد بڑی خوبیوں کا مالک ہے۔ وہ بہت ذہین اور محنتی لڑکا ہے۔ تمام اساتذہ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ وہ بڑوں سے نہایت ادب اور تمیز سے بات کرتا ہے۔ اپنے ساتھیوں سے بھی بڑا اچھا سلوک کرتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی سوال نہ آتا ہو تو سمجھا دیتا ہے اور اگر اسے خود کچھ پوچھنا ہو تو اس میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔
وہ بہت خوش اخلاق لڑکا ہے۔ اسے جب بھی دیکھیں مسکراتا ہوا ملے گا۔ وہ کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتا۔ اگر اس سے کوئی زیادتی کر بھی جائے تو برداشت کر لیتا ہے۔ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دیتا۔ اسی لیے وہ بہت متحمل لڑکا ہے۔ وہ بڑا صفائی پسند ہے۔ صاف ستھرے کپڑے پہن کر سکول آتا ہے۔ ہر روز نہاتا ہے اور اپنی چیزیں بڑی نفاست سے رکھتا ہے۔ اس کا بستہ صاف ستھرا ہوتا ہے اور اس کی کتابیں بھی میلی نہیں ہوتیں۔
وہ جھوٹ کو پسند نہیں کرتا، ہمیشہ سچ بولتا ہے اور دوستوں کو بھی سچ بولنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس خاص خوبی کی وجہ سے گھر میں بھی اس کی بڑی عزت ہے اور سکول میں بھی اسے سب پسند کرتے ہیں۔ وہ ڈاکٹر بن کر ملک و قوم کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ میں بھی ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں اس لیے ہم زیادہ وقت باہم مل کر پڑھتے ہیں۔
ارشد اچھا طالب علم ہے اور اچھا کھلاڑی بھی۔ وہ کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور اکثر انعامات حاصل کرتا رہتا ہے۔ ہم دونوں اکٹھے کھیلتے ہیں۔ وہ کھیل کے میدان میں ایمان داری سے کام لیتا ہے اسی لیے جیت ہمیشہ اس کی ہوتی ہے۔
مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ارشد جیسا ایک لائق اور مخلص لڑکا میرا دوست ہے۔

۱۲۔ کسی تاریخی مقام کی سیر کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

ایک دن تاریخ کے پیریڈ میں ہمارے استاد بتا رہے تھے کہ تاریخی عمارات کے طرزِ تعمیر میں اس عہد کی شان اور روایات پوشیدہ ہوتی ہیں۔ چناں چہ تاریخی عمارات کو دیکھنے سے جہاں قوتِ مشاہدہ میں اضافہ ہوتا ہے وہاں اس زمانے کی تہذیب کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ باتوں باتوں میں یہ طے پا گیا کہ طلبہ کو لاہور کی تاریخی عمارات دیکھنے کا موقع ملنا

چاہیے۔ لاہور میں چوں کہ کئی تاریخی مقامات ہیں اس لیے فیصلہ ہوا کہ پہلے مقبرہ جہانگیر اور نور جہاں کا مزار دیکھا جائے اور اگلے کسی پروگرام میں باقی مقامات کی بھی سیر کی جائے تاکہ طلبہ تفصیل سے تمام مقامات کو دیکھنے کا موقع مل سکے۔ استاد صاحب نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے اس پروگرام کی منظوری حاصل کر لی اور سیر کا دن طے پا گیا۔ مقررہ روز طلبہ صبح سکول پہنچے۔ ان کا شوق دیدنی تھا۔ سب کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔
سیر کے لیے ایک بس کرائے پر حاصل کر لی گئی تھی جو صبح سویرے ہی سکول کے احاطے میں پہنچ چکی تھی۔ بس میں سوار ہونے سے پہلے استاد صاحب نے ہمیں ضروری ہدایات دیں اور ہم سب بس میں سوار ہو گئے۔ بس کا رخ مقبرہ جہانگیر کی طرف تھا۔ طلبہ آپس میں ہنسی مذاق کرتے، چٹکلے، لطیفے سناتے خوش خوش چلے جا رہے تھے۔ لاہور شہر سے نکلے کچھ منٹوں کے بعد ہماری بس اس ریلوے پھاٹک پر پہنچ گئی جس کی دوسری جانب مقبرہ جہانگیر واقع ہے۔ لڑکے بڑے اشتیاق سے بار بار کھڑکی سے باہر دیکھ رہے تھے۔ مقبرہ جہانگیر کے صدر دروازے کے پاس ہم بس سے اترے اور استاد صاحب کی راہنمائی میں جہانگیر کے پرشکوہ مقبرے کی طرف بڑھے۔ استاد صاحب بتا رہے تھے کہ شہنشاہ جہانگیر کا یہ مقبرہ شاہ جہاں نے تعمیر کروایا تھا۔ مقبرے کی اس حسین و جمیل عمارت کے آس پاس خوب صورت باغات پھیلے ہوئے ہیں جن سے یہاں کے حسن و جمال میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ ہم یہاں سے گزر کر شہنشاہ جہانگیر کے مزار کے پاس پہنچ گئے۔ یہ مزار فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس مزار کا حسن و جمال دیکھ کر ہم مبہوت رہ گئے۔ مزار سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جو سرخ پتھر کے پانچ فٹ اونچے مربع نما چبوترے پر ہے۔ چبوترے پر طرح طرح کے پھول بوٹے خوب صورت پتھروں سے بنائے گئے ہیں۔ مقبرے کے اندرونی حصے کا فرش اتنا ملائم ہے کہ پاؤں پھسلتے ہیں اس لیے ہم سب بڑی احتیاط سے قدم اٹھا رہے تھے۔ اس مقبرے کے اوپر جانے کے لیے چاروں طرف سرخ پتھروں کی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ چاروں کونوں پر ایک ایک برج بنایا گیا ہے۔ ہر برج پر ایک مینار بھی بنا ہوا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان میناروں میں سے کسی بھی مینار پر چڑھ کے بادشاہی مسجد کی طرف دیکھیں تو اس کے تین ہی مینار نظر آتے ہیں۔ ہم بڑے غور اور توجہ سے مقبرہ جہانگیر کے طرزِ تعمیر اور اس کی بناوٹ اور سجاوٹ کو دیکھ رہے تھے۔ ہم کافی دیر اس تاریخی یادگار کی سیر میں مصروف رہے۔ اس کے بعد مقبرہ جہانگیر سے نکل کر ہم نور جہاں کا مزار دیکھنے روانہ ہوئے۔
نور جہاں کا مزار ریلوے لائن کی دوسری جانب مغرب کی سمت میں ہے۔ مزار کے احاطے میں پہنچ کر ہم سب پر اداسی طاری ہو گئی۔ یہ اس اداسی کا حصہ تھی جو نور جہاں کے مزار اور گرد کے ماحول پر طاری تھی۔ نور جہاں کا مزار بہت خستہ حالت میں تھا۔ یہ اس ملکہ کا مزار تھا جو پورے برصغیر کی مالکہ تھی۔ استاد صاحب نے ہمیں بتایا کہ نور جہاں کے مزار کی جو حالت اب ہمارے سامنے ہے یہ ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی۔ پہلے یہ بھی ایک بہت خوب صورت عمارت تھی۔ اسے بھی سنگ مرمر اور دوسرے خوب صورت قیمتی پتھروں سے کئی برس کی محنت کے بعد بنایا گیا تھا لیکن وقت کی بے قدری سے اس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔
اب بھوک چمک اٹھی تھی۔ ماسٹر صاحب ہماری طرف دیکھ کر بولے: "بھئی کیا خیال ہے کھانا نہ کھایا جائے؟ سب کو بھوک تو لگ رہی ہوگی۔" ہم سب ایک سرسبز جگہ بیٹھ گئے۔ کھانے پینے کی چیزیں نکال کر طلبہ میں تقسیم کی گئیں۔ طلبہ ہنسی خوشی کھانے میں مشغول رہے۔
کھانے سے فارغ ہوئے تو طلبہ کئی ٹولیوں میں بٹ گئے۔ ایک ٹولی میں بیت بازی کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ دوسری ٹولی نے ذہانت کے مشہور ٹیلی ویژن کے پروگرام کسوٹی کے انداز میں شخصیت کو بوجھنے کا کھیل شروع کر دیا۔ طلبہ نے باری باری کئی شخصیتوں کو بوجھا۔ سب نے ان کھیلوں میں خوب دل چسپی لی۔ اب کافی وقت گزر چکا تھا۔ آخر استاد صاحب کے حکم پر ہم سب اٹھ کھڑے ہوئے اور بس میں سوار ہو کر واپس روانہ ہوئے۔

۱۳۔ ورزش کے فائدے کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

کہاوت مشہور ہے کہ صحت مند دماغ صحت مند جسم میں پرورش پاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر انسان تن درست ہے تو اس کے سوچنے سمجھنے اور غور و فکر کا عمل بھی صحیح ہوگا۔ جسم کو صحت مند رکھنے کے لیے ورزش بہت ضروری ہے۔ گویا صحت اور ورزش کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ "تن درستی ہزار نعمت ہے" ایک مشہور کہاوت ہے۔ دنیا میں صحت سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہیں۔ اگر صحت ٹھیک نہ ہو تو زندگی پھیکی اور بے مزا ہو جاتی ہے۔ صحت کو ٹھیک رکھنے کے لیے ورزش ایک ضروری چیز ہے۔ ورزش کے بغیر جسم کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکتی۔
انسانی جسم بھی ایک مشین کی مانند ہے۔ اگر مشین کی دیکھ بھال ہوتی رہے اس کے پرزوں کو تیل ملتا رہے تو وہ بغیر رکے عرصے تک کام کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح جسم کے اعضا مثلاً دل، پھیپھڑے اور دماغ کو ورزش کے ذریعے طاقت اور توانائی ملتی رہے تو جسم کی مشین ٹھیک حالت میں کام کرتی ہے۔ ورزش سے خوراک ہضم ہو کر جزوِ بدن بنتی ہے اور خون کی صورت میں تمام جسم میں گردش کرتی رہتی ہے۔ ورزش سے فاسد مادوں کو جسم سے خارج کرنے میں مدد ملتی ہے اور ہمارا جسم صحت مند اور تندرست رہتا ہے۔ ورزش سے خون کا دباؤ متوازن رہتا ہے۔ انسان کا چہرہ تر و تازہ اور ہشاش بشاش نظر آتا ہے۔ جسم کے پٹھے خوب کھلتے ہیں۔ جسم مضبوط، طاقت ور اور سڈول ہوتا ہے۔ ورزش کرنے سے انسان بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ جسم پھرتیلا اور ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے۔
ورزش کرنے والا محنت و مشقت سے نہیں گھبراتا بل کہ کام کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ اس کا حوصلہ بلند رہتا ہے۔ اس کی نظر زندگی کے روشن پہلوؤں پر ہوتی ہے۔ وہ مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی سکت رکھتا ہے۔ غرض یہ کہ ورزش کرنے سے تفریح بھی ہوتی ہے اور جسم کو صحت اور توانائی بھی ملتی ہے۔
وہ ورزش زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جس میں بدن کے تمام اعضا حصہ لیتے ہوں۔ پیدل چلنا، کھلی جگہ جا کر دوڑ لگانا، ڈنڈ پیلنا، بیٹھکیں نکالنا، کشتی لڑنا، کبڈی کھیلنا، کشتی رانی کرنا سب ہی بہت فعال ورزشیں ہیں۔ ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، والی بال، باسکٹ بال اور بیڈمنٹن جیسے کھیلوں میں حصہ لینے سے بھی کافی ورزش ہو جاتی ہے۔ ورزش کسی طرح کی بھی ہو اس کو باقاعدگی سے کرنا چاہیے۔ ایسی ورزش جسم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی جو کبھی کبھار کی جائے۔
ورزش میں اعتدال کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیے۔ سخت گرمی، سخت سردی میں اور کھانا کھانے کے بعد ورزش سے گریز کرنا چاہیے۔ ویسے صبح کی سیر اور شام کے کھیلوں کا کوئی جواب نہیں۔ جو لوگ ورزش سے دور رہتے ہیں ان کی غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔ ان کی طبیعت مضمحل اور چہرہ مرجھایا ہوا رہتا ہے۔ دل میں کوئی امنگ اور خواہش نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کو باقاعدگی سے ورزش کرنی چاہیے۔
طالب علموں کو اپنی صحت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے اور ورزش کو اپنا شعار بنا لینا چاہیے۔ اچھی صحت کی موجودگی میں وہ اچھے تعلیمی نتائج حاصل کر سکیں گے اور زندگی میں کامیاب و کامران رہیں گے۔ ورزش کی بدولت وہ پوری زندگی نظم و ضبط کے ساتھ گزاریں گے۔ اس طرح وہ ایک فلاحی معاشرہ قائم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوں گے۔

۱۴۔ صفائی کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

جسم، لباس، خوراک اور ماحول صاف ستھرا رکھنے کو صفائی کہا جاتا ہے۔ صحت کے لیے جسم کی صفائی بہت ہی ضروری ہے۔ اسلام میں اسے انتہائی پسندیدہ نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اسے پارسائی کے بعد دوسرا درجہ دیا گیا ہے۔ ہر انسان صفائی پسند کرتا ہے اور یہ اس کی فطرت میں شامل ہے۔ یہ فطری جذبہ کسی حد تک کم تو ہو سکتا ہے لیکن بالکل ختم نہیں ہو سکتا۔ جسمانی صفائی کے لیے روزانہ غسل کرنا اور پاک صاف رہنا ضروری ہے۔
قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:
(i) "بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"
(ii) "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو۔"
(iii) "بے شک اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہتے ہیں۔"

حضرت محمد [redacted] کا ارشاد ہے: "پاکیزگی (صفائی) نصف ایمان ہے۔" آپ [redacted] سادہ مگر صاف لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ خوشبو لگانا اور مسواک کرنا آپ [redacted] کے معمولات میں شامل تھا۔

اللہ تعالیٰ کو صفائی و پاکیزگی پسند ہے۔ اسلام نے صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ جب تک جسم، لباس اور جگہ پاک صاف نہ ہو، عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا عبادات کی قبولیت کے لیے جسمانی صفائی انتہائی ضروری ہے۔

اسلام میں جسم اور لباس کی پاکیزگی کے علاوہ روح کی پاکیزگی کا درس بھی دیا گیا ہے۔ جس طرح وضو سے انسانی اعضا کی پاکیزگی ہوتی ہے اسی طرح نماز اور عبادات سے روح کی پاکیزگی اور تسکین ہوتی ہے۔ لہٰذا خیالات کو پاکیزہ اور خوب صورت بنایا جائے۔ اچھی سوچ رکھنے والا انسان کبھی برائی کی طرف نہیں جاتا۔ روح کی پاکیزگی کے لیے ضروری ہے کہ انسان حسد، بغض، جھوٹ، غیبت اور چغل خوری جیسی ناپسندیدہ باتوں سے بچے۔ منفی اوصاف اعلیٰ اخلاق کے لیے زہر کا درجہ رکھتے ہیں۔

جسم کی صفائی یہ ہے کہ انسان روزانہ مسواک یا ٹوتھ پیسٹ استعمال کر کے دانتوں کو صاف رکھے۔ صاف شفاف پانی سے نہائے۔ پیشاب یا پاخانہ کرے تو پانی سے خوب صاف کرے۔ لباس یا جسم پر پیشاب کے قطرے نہ پڑنے دے۔ حدیث پاک کے مطابق اس سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ ناخن بڑھتے تراشے جائیں۔ آدمی ہر لحاظ سے صاف ستھرا رہے۔

لباس کی صفائی میں یہ بات شامل ہے کہ صاف ستھرے اور پاک کپڑے پہنے جائیں۔ میلے کپڑے جلد دھو لیے جائیں۔ کپڑوں کو گرد آلود ہونے سے بچایا جائے۔ ان پر کسی قسم کے دھبے نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نماز جمعہ کے موقع پر حضور [redacted] کی نظر مبارک ایسے شخص پر پڑی جس کا لباس گندا اور اس سے پسینے کی بو آ رہی تھی۔ آپ [redacted] نے فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ شخص نہا دھو کر صاف لباس پہن کر آتا۔ یہ ضروری نہیں کہ لباس قیمتی ہو بلکہ اسے پاک صاف ہونا چاہیے۔

جسم اور روح کی صفائی کے ساتھ ساتھ اچھی اور صاف خوراک بھی انتہائی ضروری ہے۔ گلے سڑے اور کچے پھل کھانے سے بچا جائے۔ کھانے پینے کی وہ چیزیں جن پر مکھیاں بیٹھی ہوں، نہ کھائی جائیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ہمیشہ ڈھانپ کر رکھیں۔ گھر کی صفائی سے مراد یہ ہے کہ وہاں کوڑا کرکٹ جمع نہ ہونے دیا جائے۔ گندے پانی کے نکاس کا بہتر انتظام ہو۔ تمام چیزیں صاف ہوں۔ ہر چیز سلیقے سے رکھی جائے۔ مکڑی کے جالے نہ لگنے دیے جائیں۔ غسل خانے وغیرہ صاف رکھنے کے لیے فینائل کا استعمال کیا جائے۔

گھر کے علاوہ اردگرد کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ جگہ جگہ تھوکنے سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ اس طرح بیماریاں پھیلتی ہیں۔ ماحول کو خوب صورت بنانے کے لیے گھروں اور ان کے اردگرد پھولوں کے پودے لگائے جاسکتے ہیں۔ مختصر طور پر یہ کہ لباس، جسم اور غذا کے علاوہ ماحول کا صاف ستھرا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

جسم کی صفائی کے لیے روزانہ غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر جسم کو صاف نہ رکھا جائے تو مسامات بند ہو جاتے ہیں اور پسینے کے ذریعے جسم کے غلیظ مادے خارج نہیں ہو سکتے جس سے طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں لہٰذا بیماریوں سے بچنے کے لیے صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اس طرح بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔

۱۵۔ سائنس کے کرشمے کے عنوان پر مضمون لکھیں۔

سائنس کے ذریعے ایسی ایسی ایجادات ہوئی ہیں کہ اگر پندرھویں صدی کا انسان آج زندہ ہو جائے تو دنیا کو پہچان نہیں سکے گا۔ اس نے اپنے زمانے میں بیل گاڑیاں دیکھی تھیں اب ہوائی جہاز ایجاد ہو چکے ہیں۔ وہ تیل کے دیے سے روشنی حاصل کرتا تھا۔ آج برقی قمقموں سے دنیا روشن ہوئی پڑی ہے۔ اسے اندرون ملک ہی جانا ہوتا تھا تو بھی مہینوں لگ جاتے تھے۔ آج چند گھنٹوں میں دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے پر پہنچا جاسکتا ہے۔ وہ یہ بھی دیکھ کر حیران ہوگا کہ انسان چاند پر کس طرح پہنچ گیا اور شاید وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دے کہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے۔ وہ تلوار سے لڑتا تھا مگر آج تو ایسے بم ایجاد ہو چکے ہیں جو پلک جھپکنے میں پوری دنیا کو تباہ کر سکتے ہیں۔

سائنس کی بدولت ہمارا انداز فکر اور طرز عمل بھی بدل گیا ہے۔ زمانہ قدیم میں انسان جن چیزوں کی پرستش کرتا تھا آج انھیں اپنے پیروں تلے روند رہا ہے۔ صرف چاند پر پہنچ کر اکتفا نہیں کر رہا بلکہ وہ اس سے بھی آگے نکلنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ سائنس کے ذریعے انسان دنیا کے ہر حصے تک پہنچ گیا ہے۔

آج کی نئی اور بڑی دل چسپ ایجاد کمپیوٹر ہے۔ کمپیوٹر سسٹم کے ذریعے مصنوعی انسان بھی بنا لیا گیا ہے جو ایک ملازم کی جگہ کام کرتا ہے۔ حساب کتاب کے معاملے میں بھی کمپیوٹر سسٹم سے بہت سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ اب خودکار مشینیں تیار ہو گئی ہیں جن میں افرادی قوت کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے۔

سائنس نے ہر جہت میں ترقی کی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بجلی کو ایک مہلک قوت تصور کیا جاتا تھا۔ آج انسان اسی سے مشینری چلا رہا ہے، روشنی حاصل کر رہا ہے اور تفریح کا سامان پیدا کر رہا ہے۔ اس کے ذریعے معلومات عامہ کا حصول بہت آسان ہو گیا ہے۔ اب آپ گھر بیٹھے [illegible] خبریں سن سکتے ہیں۔ روزانہ اخبارات کے لیے بیرونی ممالک سے خبریں آتی ہیں۔ ٹیلی ویژن پر آپ جرمنی میں ہونے والا میچ گھر بیٹھے دیکھ سکتے ہیں۔ ٹیلی فون کے ذریعے آپ لندن میں بیٹھے اپنے عزیز و اقارب سے یوں بے تکلف گفتگو کر سکتے ہیں جیسے وہ آپ کے سامنے بیٹھے ہوں۔

شعبہ طب میں بھی سائنس بہت آگے نکل گئی ہے۔ پہلے تپ دق کا علاج نہیں ہوتا تھا اور اسے لاعلاج مرض سمجھا جاتا تھا مگر اب تپ دق لاعلاج مرض نہیں بلکہ قابل علاج مرض ہے۔ سائنس کے ذریعے لاعلاج مریضوں کو شفا مل رہی ہے۔ اندھوں کو آنکھیں، بہروں کو کان اور اپاہج کو ٹانگیں مل رہی ہیں۔ سرجری نے حیرت انگیز حد تک ترقی کر لی ہے۔ آج دماغ کا آپریشن بھی ہو سکتا ہے اور دل بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ جس تیزی سے آبادی بڑھ رہی ہے اگر سائنس کے ذریعے زرعی پیداوار میں ترقی نہ ہوتی تو یقیناً خوراک حسب ضرورت میسر نہ آ سکتی۔ زرعی آلات اور کھاد کے ذریعے کاشت کار ایک سال میں ایک فصل کی بجائے تین چار فصلیں لینے لگا ہے اور فی ایکڑ پیداوار میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

مسلسل تحقیق ہو رہی ہے کہ کوئی ایسی شے ایجاد کر لی جائے کہ انسان خوراک کا محتاج ہی نہ رہے اور کبھی کبھار ایک گولی کھا لینے سے زندہ رہ سکے۔ یہاں تک سوچا جا رہا ہے کہ آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ سڑکوں پر ٹریفک بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ ایسا آلہ ایجاد کیا جائے جسے انسان بغلوں میں لے کر ہوا میں اڑ سکے۔ پہلے زمانے میں سفر کو ایک مصیبت خیال کیا جاتا تھا۔ آج دوری نزدیکی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ آج قافلوں کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بس ٹکٹ لو اور گھنٹوں میں امریکا پہنچ جاؤ۔ کوئی دشواری نہیں۔

سائنس بذات خود بری نہیں مگر سائنس دانوں نے ایسی چیزیں بھی تیار کر لی ہیں جو انسان کے لیے مہلک ہیں۔ انھوں نے ایسے ایسے بم بنا لیے ہیں جو اس قدر تباہ کن ہیں کہ جہاں گرتے ہیں زندگی نام کی نہیں رہتی اور زمین تانبے کی طرح سرخ ہو کر صدیوں تک کے لیے بے کار ہو جاتی ہے۔ اس میں سائنس کا کوئی قصور نہیں۔ یہ محض انداز فکر کا فرق ہے۔ سائنس کا استعمال کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ سائنسی ترقی کو انسانی فلاح کے لیے استعمال کرتا ہے یا بربادی کے لیے۔ ایک سائنس دان خلق خدا کی بہبود کے لیے کوئی شے ایجاد کرتا ہے۔ دوسرا دنیا کو تباہ کرنے کے لیے بم بناتا ہے۔ کوئی ایٹم سے ملک و ملت کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے اور توانائی کو مثبت اغراض کے لیے استعمال کرتا ہے، دوسرا تباہی کے لیے۔ یہ ان لوگوں کا قصور ہے جو منفی انداز فکر رکھتے ہیں اور انسانیت سے پیار نہیں کرتے۔ ان کے دلوں میں خوف خدا نہیں۔ وہ یہ بھول گئے ہیں کہ ایک دن انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اور ہر عمل کا جواب دینا ہے۔

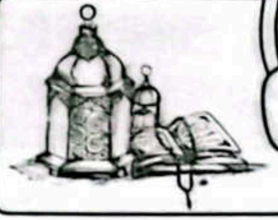

عربی

جماعت ششم

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ	اَللّٰهُ رَبِّيْ (اللہ میرا پروردگار ہے)	178
اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ	اَلْحَدِيْقَةُ (پارک)	180
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ	اَلْمَطَرُ (بارش)	183
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ	اَلشَّمْسُ (سورج)	186
اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ	اَلْبِرُّ بِالْوَالِدَيْنِ (والدین سے حسن سلوک)	188
اَلدَّرْسُ السَّادِسُ	مِنْ جِسْمِ الْإِنْسَانِ (انسانی جسم کے اعضاء)	192
اَلدَّرْسُ السَّابِعُ	اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ (سچائی نجات دیتی ہے)	194
اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ	حِفْظُ اللِّسَانِ (زبان کی حفاظت)	197
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ	بَاكِسْتَانُ اَلْجُمْهُوْرِيَّةُ الْإِسْلَامِيَّةُ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)	200
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ	مَكَّةُ الْمُكَرَّمَةُ (مکہ مکرمہ)	203
اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ	اَلْبَرِيْدُ (ڈاک)	206
اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ	اَلْإِتِّحَادُ قُوَّةٌ (اتحاد طاقت ہے)	209
اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ	حَدِيْقَةُ شَالِيْمَار (شالیمار باغ)	211
اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ	إِسْلَامَ آبَاد عَاصِمَةُ بَاكِسْتَانَ (اسلام آباد، پاکستان کا دارالخلافہ)	213
اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ	اَلْحَيَاةُ الرِّيْفِيَّةُ فِيْ بَاكِسْتَانَ (پاکستان میں دیہی زندگی)	217
اَلدَّرْسُ السَّادِسَ عَشَرَ	مَمَرُّ خَيْبَرَ (درہ خیبر)	220
اَلدَّرْسُ السَّابِعَ عَشَرَ	اَلنَّظَافَةُ (صفائی)	223
اَلدَّرْسُ الثَّامِنَ عَشَرَ	آدَابُ الطَّعَامِ (کھانے کے آداب)	225
اَلدَّرْسُ التَّاسِعَ عَشَرَ	اَلرِّفْقُ بِالْحَيَوَانَاتِ (جانوروں سے نرمی کرنا)	228
اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ	آدَابُ الْمَدْرَسَةِ وَالْكُتُبِ (سکول اور کتابوں کے آداب)	231
اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ	خَوَاجَة مُعِيْنُ الدِّيْنِ جِشْتِيْ الْأَجْمِيْرِيْ (خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ)	234
اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ	اَلْعَلَّامَةُ مُحَمَّدُ إِقْبَالُ (علامہ محمد اقبالؒ)	238
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ	اَلتِّلْمِيْذُ وَالْمُدَرِّسُ (اَلْحِوَارُ) طالب علم اور اُستاد (مکالمہ)	241
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ	حَوْلَ الْمَائِدَةِ (دسترخوان کے گرد)	244
اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ	نَشِيْدُ الصَّبَاحِ (صبح کا گیت)	247